بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

علم نحو کی تعریف: علم نحو وہ علم ہے جس سے اسم،فعل اور حرف کو باہم ترکیب دینے اور ان کے آخر کی کیفیت معلوم ہو باعتبارِ معرب اور مبنی کے۔

علم نحو کا موضوع: علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

غرض و غایت: عربی بولنے، لکھنے اور پڑھنے میں غلطی سے بچنا۔

''لفظ'' کی تعریف: جو بول انسان کے منہ سے نکلیں انہیں 'لفظ' کہتے ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) مہمل (بے معنی) (۲) موضوع (بامعنی)

موضوع کی دو قسمیں ہیں: (۱) مفرد (۲) مرکب

(۱) **مفرد کی تعریف:** وہ (اکیلا) لفظ جو ایک معنی کو بتائے۔

نوٹ: مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

(۱) **اسم کی تعریف**: یہ وہ کلمہ ہے جو اپنا معنی دینے میں کسی کا محتاج نہ ہو اور کسی زمانے سے ملا ہوا نہ ہو۔ جیسے:۔ زَيْدٌ، عُمَرُ

اسم کی علامات درج ذیل ہیں:

(۱) شروع میں الف لام ہو۔ جیسے:۔ الرَّجُلُ

(۲) حرف جر شروع میں ہو۔ جیسے:۔ بِزَيْدٍ

(۳) آخر میں تنوین ہو۔ جیسے:۔ زَيْدٌ

(۴) مضاف ہو۔ جیسے:۔ غُلَامُ زَيْدٍ میں غُلَامَ

(۵) موصوف ہو۔ جیسے:۔ رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ

(۶) تثنیہ ہو۔ جیسے:۔ رَجُلَانِ

(۷) جمع ہو۔ جیسے:۔ رِجَالٌ

(۸) منسوب ہو۔ جیسے:۔ قَادِرِيٌّ

(۹) مصغّر ہو۔ جیسے:۔ عُبَيْدٌ

(۱۰) تائے تانیث متحرک آخر میں آئے۔ جیسے:۔ مُسْلِمَةٌ

(۱۱) مسند الیہ ہو جیسے:۔ زَيْدٌ قَائِمٌ میں زَيْدٌ

(۱۲) منادیٰ ہو جیسے:۔ يَا رَجُلُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ)

تعریف و تنکیر کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) نکرہ (۲) معرفہ

(۱) **نکرہ**:۔ وہ اسم ہے جو ذات غیر معین کو بتائے۔ جیسے رَجُلٌ

(۲) **معرفہ**:۔ وہ اسم ہے جو ذات معین کو بتائے۔ جیسے عُثْمَانُ

اسم معرفہ کی سات قسمیں ہیں۔

(۱) **علَم**:۔ جو کسی خاص شخص، شہر، یا کسی چیز کا نام ہو جیسے زَيْدٌ، قُرْاٰنٌ

(۲) **اسم اشارہ**:۔ وہ اسم جس کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ کریں۔ جیسے:۔ غُلَامُ هٰذَا

(۳) **اسم ضمیر**:۔ جیسے اَنَا، اَنْتَ، هُوَ، عَبْدُهٗ (میں ہٗ ضمیر ہے)

(۴) **اسم موصول**:۔ وہ اسم ہے جو صلہ کے بغیر جملے کا جُزِ تام نہ بن سکے۔ جیسے الَّذِيْ، الَّذِيْنَ

(۵) **معرف باللّام**:۔ وہ اسم جس کے پہلے الف لام ہو۔ جیسے:۔ الرَّجُلُ، الْمَدِيْنَةُ

(۶) **مضاف** (بعد از اضافت):۔ وہ اسم ہے مذکورہ پانچوں اقسام میں سے کسی کی طرف مضاف ہو۔ جیسے:۔ غُلَامُ زَيْدٍ، رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ)

(۷) **معرّف بالندا**:۔ وہ اسم نکرہ جس کو حرفِ ندا کے ساتھ معین کیا۔ جیسے يَا رَجُلُ

تذکیر و تانیث کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مذکر (۲) مؤنث

(۱) **مذکر**: مذکر وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث لفظاً یا تقدیراً نہ ہو۔ جیسے رَجُلٌ

(۲) **مؤنث**: مؤنث وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث لفظاً یا تقدیراً موجود ہو جیسے (لفظاً کی مثال): اِمْرَاَةٌ، حُسْنٰى (تقدیراً کی مثال): اَرْنَبٌ

علاماتِ تانیث تین ہیں۔

(۱) ۃ: اسے تائے تانیث بھی کہتے ہیں جیسے قَاتِلٌ سے قَاتِلَۃٌ

(۲) الف مقصورہ: جیسے حُسۡنٰی، عَطۡشٰی، فُعۡلٰی

(۳) الف ممدودہ: جیسے بَیۡضَآءُ، حَمۡرَآءُ

مؤنث کی دو قسمیں ہیں:۔(۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث لفظی

(۱) **مؤنث حقیقی:** وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں مذکر ہو۔ جیسے اِمۡرَاَۃٌ (کہ اس مقابلے میں اِمۡرُءٌ ہے)

(۲) **مؤنث لفظی:** وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں مذکر نہ ہو۔ جیسے ظُلۡمَۃٌ

افراد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع

(۱) **واحد:** وہ اسم ہے جو ایک فرد کو بتائے۔ جیسے رَجُلٌ، زَیۡدٌ

(۲) **تثنیہ:** وہ اسم ہے جو دو افراد کو بتائے۔ جیسے رَجُلاَنِ

(۳) **جمع:**۔ وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ افراد کو بتائے۔ جیسے رِجَالٌ، مُسۡلِمُوۡنَ

لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع سالم (۲) جمع مکسّر

(۱) **جمع سالم:** وہ جمع ہے جس میں واحد کی بنا قائم رہے۔ جیسے مُسۡلِمٌ سے مُسۡلِمُوۡنَ، مُسۡلِمَۃٌ سے مُسۡلِمَاتٌ

نوٹ:۔ جمع سالم کو جمع تصحیح بھی کہتے ہیں (بحوالہ نحو میر)

(۲) **جمع مکسّر:** وہ جمع ہے جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے۔ جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ، قَوۡلٌ سے اَقۡوَالٌ

نوٹ: جمع مکسّر، واحد مؤنث کے حکم میں ہے جیسے ﴿تِلۡکَ الرُّسُلُ﴾

معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع قلّت (۲) جمع کثرت

(۱) **جمع قلّت:** جمع قلت وہ جمع ہے جس کا اطلاق دس سے کم پر ہو۔ اس کے چار اوزان مشہور ہیں۔

(۱) **اَفۡعُلٌ:** جیسے اَکۡلُبٌ، کَلۡبٌ (کتا) کی جمع

(۲) **اَفۡعَالٌ:** جیسے اَقۡوَالٌ، قَوۡلٌ (بات) کی جمع

(۳) **اَفۡعِلَۃٌ:** جیسے اَعۡوِنَۃٌ، عَوَانٌ (درمیانی عمر والے) کی جمع

(۴) **فِعۡلَۃٌ:**۔ جیسے غِلۡمَۃٌ، غُلاَمٌ (مملوک) کی جمع

ان چار کے علاوہ جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم اس وقت جمع قلت ہوں گے جب ان پر الف لام داخل نہ ہو۔ جیسے:

(۵) **جمع مذکر سالم:** مُسۡلِمُوۡنَ (تین سے دس مسلمان)

(۶) **جمع مؤنث سالم:** مُسۡلِمَاتٌ (تین سے دس مسلمان عورتیں)

(۲) **جمع کثرت:** جمع کثرت وہ جمع ہے جس کا اطلاق دس سے زیادہ پر ہو۔

جمع قلت کے مذکورہ چھ اوزان کے علاوہ جمع کے جتنے اوزان ہیں وہ جمع کثرت ہیں۔

جیسے اَلۡمُسۡلِمُوۡنَ، اَلۡمُسۡلِمَاتُ، رِجَالٌ، کُتُبٌ وغیرہا

(۲) **فعل کی تعریف:** فعل وہ کلمہ ہے جو اپنا معنی بتانے میں کسی کا محتاج نہ ہو اور کسی زمانے سے ملا ہوا ہو۔ جیسے فَعَلَ، یَفۡعَلُ

فعل کی علامتیں درج ذیل ہیں۔

علامت		مثال
(۱) قَدۡ	یہ تینوں	جیسے: قَدۡ ضَرَبَ
(۲) سین	فعل سے پہلے	جیسے: سَیَضۡرِبُ
(۳) سَوۡفَ	آتے ہیں	جیسے: سَوۡفَ یَضۡرِبُ

(۴) آخر میں جزم ہو (حرف جازم کے داخل ہونے کی وجہ سے) جیسے لَمۡ یَضۡرِبۡ

(۵) ضمیر مرفوع متصل جیسے ضَرَبۡتُ (میں تُ ضمیر)

(۶) تائے تانیث ساکن آخر میں ہو جیسے ضَرَبَتۡ (میں تۡ ضمیر)

(۷) ایسا مسند جو مسند الیہ نہ بن سکتا ہو۔ ضَرَبَ زَیۡدٌ میں ضَرَبَ

(۸) آخر میں نونِ خفیفہ یا نونِ ثقیلہ آجائے۔ لَیَفۡعَلَنۡ، لَیَفۡعَلَنَّ

فعل کی چار قسمیں ہیں۔(۱)ماضی (۲)مضارع (۳)امر (۴)نہی

(۱)ماضی: جو زمانۂ گذشتہ کو بتائے جیسے: ضَرَبَ (اس نے مارا زمانۂ ماضی میں)

(۲)مضارع: جو زمانۂ حال اور مستقبل کو بتائے جیسے: یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا زمانۂ حال یا استقبال میں)

(۳)امر: وہ فعل ہے جس کے ذریعے کام کا حکم دیا جائے۔ اِضْرِبْ (تو مار)

(۴)نہی: وہ فعل ہے جس کے ذریعے سے کسی کام کے کرنے سے روکا جائے۔ لاَ تَضْرِبْ (تو نہ مار)

لازم اور متعدی کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱)لازم (۲)متعدی

(۱)فعلِ لازم: وہ فعل ہے، جو صرف فاعل کے ملنے سے بات کو پورا کردے۔ جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ

(۲)فعل متعدی: وہ فعل ہے، جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے۔ جیسے: شَرِبَ زَيْدٌ مَاءً (زید نے پانی پیا)

معروف اور مجہول کے لحاظ سے فعل کی دو اقسام ہیں: (۱)معروف (۲)مجہول

(۱)فعل معروف: اگر فعل کی نسبت فاعل کی طرف ہو تو اس کو معروف کہتے ہیں۔ جیسے: خَلَقَ اللّٰهُ (اللہ نے پیدا فرمایا)

(۲)فعل مجہول: اگر فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو تو اس کو مجہول کہتے ہیں۔ جیسے: خُلِقَ الْاِنْسَانُ (انسان پیدا کیا گیا)

اِثبات و نفی کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں:

(۱)فعل مثبت: ۔اگر فعل سے پہلے حرف نفی نہ ہو تو اسے مثبت کہتے ہیں جیسے: ضَرَبَ، یَضْرِبُ

(۲)فعل منفی: ۔اگر فعل سے پہلے حرف نفی ہو تو اسے منفی کہتے ہیں جیسے: مَا ضَرَبَ، لاَ یَضْرِبُ

نوٹ: ۔ ''مَا'' عموماً فعلِ ماضی سے پہلے اور ''لاَ'' عموماً فعل مضارع سے پہلے آتا ہے۔

''لاَ'' سے بھی فعلِ ماضی کی نفی ہوسکتی ہے مگر اس میں تکرار ضروری ہے جیسے: ﴿لاَ صَدَّقَ وَلاَ صَلّٰى﴾

(۳) حرف کی تعریف: حرف وہ کلمہ ہے جو اپنا معنی دینے میں کسی کا محتاج ہو اور کسی زمانے سے ملا ہوا نہ ہو۔ جیسے: مِنْ (سے) اِلیٰ (تک)

کلمہ کی دلیلِ حصر: کلمہ دو حال سے خالی نہ ہوگا، یا تو اپنا معنی دینے میں کسی کا محتاج ہوگا یا نہیں، پہلی صورت میں حرف اور دوسری صورت میں دو حال سے خالی نہ ہوگا یا تو کسی زمانہ سے مِلا ہوگا یا نہیں

پہلی صورت میں فعل اور دوسری صورت میں اسم ہوگا۔

حرف کی علامات: جس کلمہ میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہ ہو اسے حرف کہتے ہیں۔

(۲) مرکب کی تعریف:

وہ لفظ ہے جو دو کلمات سے مل کر بنے۔ جیسے غُلاَمُ زَيْدٍ، ثَوْرٌ اَسْوَدُ، زَيْدٌ قَائِمٌ

مرکب کی دو اقسام ہیں۔(۱)مرکب ناقص (۲)مرکب تام

(۱)مرکب ناقص (مرکب غیر مفید): یہ وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا خاموش ہو تو سننے والے کو خبر یا طلب حاصل نہ ہو۔ جیسے ثَوْرٌ اَسْوَدُ (کالا بیل)، غُلاَمُ زَيْدٍ (زید کا غلام)

مرکبِ ناقص کی پانچ قسمیں ہیں۔

(i)مرکب اِضافی (ii)مرکب توصیفی (iii)مرکب بنائی

(iv)مرکب منع صرف (v)مرکب صوتی

(۱)مرکبِ اضافی: یہ وہ مرکب ہے جس میں پہلا اسم مضاف ہو جب کہ دوسرا لفظ مضاف الیہ ہو۔ جیسے غُلاَمُ زَيْدٍ

نوٹ: ۔ (۱)مضاف ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ (۲)یہ کبھی معرفہ نہیں ہوتا۔

(۳)مضاف پر کبھی تنوین نہیں آسکتی۔ (۴)مضاف پر کبھی الف لام داخل نہیں ہوتا۔

(۵)مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

(۶)مصاف اور مضاف الیہ کے درمیان کا، کے، کی، کی نسبت ہوتی ہے۔

(۷)تثنیہ اور جمع جب مصاف ہوں تو ان کا نون گر جاتا ہے۔

(۲)مرکب توصیفی: وہ مرکب ہے جس میں پہلا اسم موصوف اور دوسرا کلمہ صفت ہو۔ جیسے رَجُلٌ عَاقِلٌ

نوٹ: ۔ موصوف اور صفت میں دس چیزوں میں مطابقت ہوتی ہے۔ یہ دس چار میں محصور ہیں۔

(۱)افراد (واحد، تثنیہ، جمع) (۲)تذکیر و تانیث (مذکر، مؤنث)

(۳)تعریف و تنکیر (معرفہ، نکرہ) (۴)اعراف (رفع، نصب، جر)

(۳) **مرکب بنائی:** وہ مرکب ناقص ہے جس میں دوسرا اسم متضمن حرف ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ، کہ یہ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرٌ تھا۔ درمیان سے واؤ کو حذف کر کے ایک اسم کر دیا گیا۔ یہ مرکب گیارہ سے انیس تک ہے۔ اس کے دونوں جز مبنی برفتحہ ہوتے ہیں۔ سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے، کہ اس کا پہلا جز معرب ہے۔

(۴) **مرکب منع صرف:** وہ مرکب ناقص ہے۔ جس کا دوسرا جز متضمّن حرف نہ ہو۔

جیسے بَعَلَبَکُّ، کہ اصل میں بَعَلَ (یہ بت کا نام ہے) بَکُّ (یہ شہر کے بانی کا نام) ہے۔ یہ دونوں (علیحدہ) اسم تھے، دونوں کو ایک کر دیا گیا۔ اس کا پہلا جز مبنی برفتحہ اور دوسرا جز غیر منصرف ہے۔

نوٹ:۔ غیر منصرف، یعنی زیر اور تنوین نہ آئے۔

(۵) **مرکب صوتی:** وہ مرکب ہے جس کے ذریعے جاندار یا بے جان چیزوں کی آواز کی حکایت کی جائے۔ جیسے غَاقَ غَاقَ (کوّے کی آواز کی نقل) **نوٹ:** اس کے دونوں جز مبنی ہیں۔

(۲) **مرکب تام (مرکب مفید):** یہ وہ مرکب ہے کہ جب قائل (کہنے والا) کچھ کہے تو سامع (سننے) والے کو خبر یا طلب حاصل ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے)، ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا)

نوٹ:۔ مرکب تام کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

نسبت کے لحاظ سے جملے کی دو اقسام ہیں: (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ

(۱) جملہ خبریہ: یہ وہ مرکب ہے جس میں قائل کی طرف سچ یا جھوٹ کی نسبت کی جاسکے۔ جیسے زَیْدٌ، یَضْرِبُ

مسند کی تعریف:۔ وہ شئے جس کو کسی کے لئے ثابت کیا جائے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں قَائِمٌ

مسند الیہ کی تعریف:۔ وہ جس کے لئے کسی شئے کو ثابت کیا جائے۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْدٌ

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں:۔ (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ

(۱) جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو اور دوسرا جز اسم یا فعل ہو۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ، زَیْدٌ یَضْرِبُ

نوٹ:۔ جملہ اسمیہ کے پہلے جز کو مسند الیہ اور مبتدا کہتے ہیں اور دوسرے جز کو مسند اور خبر کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے اور یہ مفرد ہوتا ہے۔

(۲) جملہ فعلیہ: وہ جملہ جس کا پہلا جز فعل ہو اور دوسرا جز اسم ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ، یَضْرِبُ بَکْرًا

نوٹ:۔ جملہ فعلیہ کے پہلے جز کو مسند اور فعل کہتے ہیں اور دوسرے جز کو مسند الیہ اور فاعل کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ یاد رکھنا چاہئے کہ مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور مسند کبھی اسم اور کبھی فعل ہوتا ہے۔

(۲) جملہ انشائیہ: وہ مرکب تام ہے جس میں قائل کی طرف سچ یا جھوٹ کی نسبت نہ کی جاسکے۔ جیسے اُکْتُبْ بِالْقَلَمِ

جملہ انشائیہ کی تیرہ قسمیں ہیں۔

قسم	مثال	ترجمہ
(۱) امر	اَقِمِ الصَّلٰوۃَ	تو نماز پڑھ
(۲) نہی	﴿لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ﴾ الاٰیۃ	
(۳) استفہام	﴿مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ﴾	
(۴) تمنّی	﴿یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا﴾	ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاؤں!
(۵) ترجی	﴿لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾	
(۶) عقود	بِعْتُ، اِشْتَرَیْتُ	میں نے بیچا، میں نے خریدا
(۷) ندا	یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ)	
(۸) عرض	اَلَا تُدَرِّسُنَا؟	کیا آپ ہمیں سبق نہیں پڑھائیں گے!
(۹) قسم	﴿وَالْعَصْرِ﴾	عصر (زمانے) کی قسم
(۱۰) تعجب	مَا اَحْسَنَہٗ، ﴿قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَکْفَرَہٗ﴾	کیا خوبصورت ہے، آدمی مارا جائے کیا ناشکرا ہے
(۱۱) حمد و ممدوح	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	سب خوبیاں اللہ کو
(۱۲) ذمّ و ہجو	﴿بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ﴾	کیا ہی تیرا نام مسلما ہو کر فاسق
(۱۳) دعا	﴿سَلٰمٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ﴾	

معرب اور مبنی کا بیان

معرب: معرب وہ کلمہ ہے جس کے آخر کی حرکت یا حرف کسی عامل کے آنے کی وجہ سے تبدیل ہو۔

جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاَیْتُ زَیْداً ذَھَبْتُ بِزَیْدٍ

عامل: عامل وہ شے ہے جس کی وجہ سے معرب کلمہ کے آخر کی حرکات تبدیل ہوں۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں جَاءَ عامل ہے جو زَیْدٌ پر دو پیش لایا ہے۔

معرب کی حرکتوں کے نام:

(۱) رفع: یعنی دو پیش یا ایک پیش ہو۔ جس کلمہ پر رفع آئے اسے مرفوع کہتے ہیں۔

(۲) نصب: یعنی دو زبر یا ایک زبر ہو۔ جس کلمہ پر نصب آئے اسے منصوب کہتے ہیں۔

(۳) جر: یعنی دو زیر یا ایک زیر ہو۔ جس کلمہ پر جر آئے اسے مجرور کہتے ہیں۔

(۴) جزم: جس کلمہ پر حرکت نہ آئے اسے جزم کہتے ہیں۔ جس کلمہ پر جزم آئے اسے مجزوم کہتے ہیں۔

معمول: جس کلمہ پر عامل داخل ہوا سے معمول کہتے ہیں۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ میں لَمْ عامل ہے جو یَضْرِبْ پر جزم لایا۔ اور یَضْرِبْ معمول ہے۔

نوٹ: معرب کو اسمِ مُتَمَکِّن بھی کہتے ہیں۔

مبنی: مبنی وہ کلمہ ہے جس کے آخر کی حرکت یا حرف عامل کے آنے کی وجہ سے تبدیل نہ ہو۔

جیسے جَاءَ ھٰذَا رَاَیْتُ ھٰذَا مَرَرْتُ بِھٰذَا

مبنی کی حرکتوں کے نام

(۱) ضمہ: جس کلمہ پر ضمہ آئے اسے مبنی بر ضمہ کہتے ہیں۔

(۲) فتحہ: جس کلمہ پر فتحہ آئے اسے مبنی بر فتحہ کہتے ہیں۔

(۳) کسرہ: جس کلمہ پر کسرہ آئے اسے مبنی بر کسرہ کہتے ہیں۔

(۴) سکون: جس کلمہ پر سکون آئے اسے مبنی بر سکون کہتے ہیں۔

مبنی کی دو اقسام ہیں:۔ (۱) مبنی الاصل (۲) مشابہ مبنی الاصل

(۱) مبنی الاصل: وہ مبنی ہے جو کسی کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہ ہو۔ (وہ لفظ ہے جو لفظاً یا محلاً اعراب کو قبول نہ کرے) مبنی الاصل چار ہیں۔

(۱) فعلِ ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف (۴) جملہ

(۲) مشابہ مبنی الاصل: وہ مبنی ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔ (وہ مبنی ہے جو مبنی الاصل سے مشابہت رکھنے کی وجہ سے لفظاً اعراب قبول نہ کرے لیکن اپنی اصل کے لحاظ سے محلاً: اعراب قبول کرلے۔ جیسے مَنْ اَنْتَ؟ میں مَنْ مبتدا محلاً مرفوع ہے)

نوٹ: جملہ اس حیثیت سے کہ جملہ ہو اصلاً اعراب کو قبول نہیں کرتا لیکن تاویلاً یہ مضاف الیہ، مفعول اور فاعل بن جاتا ہے اور محلاً اعراب قبول کرلیتا ہے۔

مشابہ مبنی الاصل دس ہیں:

(۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارہ (۳) اسمائے موصولات

(۴) اسمائے ظروف (۵) اسماء الاصوات (۶) مرکب بنائی

(۷) کنایات (۸) اسمائے استفہام (۹) اسمائے شرط (۱۰) اسمائے افعال

نوٹ:۔ مشابہ مبنی الاصل کو "اسم غیر متمکن" بھی کہتے ہیں۔

نوٹ: فعل مضارع پر جب نون تاکید ہو یا نون جمع مؤنث ہو تو وہ بھی مبنی ہوتا ہے۔

اسم معرب اور مبنی کا بیان

اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسم معرب (۲) اسم مبنی

(۱) اسم معرب: اسم معرب وہ اسم ہے جس کے آخر کی حرکت یا حرف عامل کے تغیر سے تبدیل ہو جائے۔

جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاَیْتُ زَیْداً مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

(۲) اسم مبنی: وہ اسم ہے جس کے آخر کی حرکت یا حرف عامل کے تغیر سے تبدیل نہ ہو۔

جیسے جَاءَ ھٰذَا رَاَیْتُ ھٰذَا مَرَرْتُ بِھٰذَا

اسم معرب کا بیان

اسم معرب کی اعراب کے لحاظ سے سولہ جہتیں ہیں ان میں پہلی مثال حالتِ رفع، دوسری مثال حالتِ نصب اور تیسری مثال حالتِ جر کی ہوگی۔

(۱) اسم مفرد منصرف صحیح: وہ اسم مفرد ہے جو غیر منصرف نہ ہو اور جس کے آخر میں وٓاوٓ یا یٓ نہ ہو۔ (یعنی حروف علّت) جیسے زَیْدٌ

(۲) جاری مجریٰ صحیح: وہ اسم مفرد ہے جو غیر منصرف نہ ہو، جس کے آخر میں وٓاوٓ یا یٓ ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو۔ جیسے دَلْوٌ، ظَبْیٌ

(۳) جمع مکسر: وہ جمع ہے جس میں واحد کی بناء ٹوٹ جائے۔

اعراب: ان تینوں کے اعراب حالت رفع میں دو پیش، حالتِ نصب میں دو زبر اور حالت جر میں دو زیر کے ساتھ ہوں گے۔

	حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
اسم مفرد منصرف صحیح	هٰذَا زَیْدٌ	رَاَیْتُ زَیْداً	ذَهَبْتُ بِزَیْدٍ
جاری مجریٰ صحیح	هٰذَا دَلْوٌ	رَاَیْتُ دَلْواً	ذَهَبْتُ بِدَلْوٍ
جمع مکسّر	هٰذِهٖ رِجَالٌ	رَاَیْتُ رِجَالاً	ذَهَبْتُ بِرِجَالٍ

(۴) اسم منقوص: وہ اسم معرب ہے جس سے پہلے الف لام ہو اور آخر میں یٓ ساکن ماقبل مکسور ہو۔ جیسے اَلْقَاضِیْ

اعــــراب: اس کے اعراب حالت رفع میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصب میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالت جر میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوں گے۔

	حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
جیسے	ذَهَبَ الْقَاضِیْ	رَاَیْتُ الْقَاضِیَ	مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ

(۵) اسم مقصور: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔

اعراب: ان کے اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتے ہیں۔

جیسے جَاءَ مُوْسٰی رَاَیْتُ مُوْسٰی مَرَرْتُ بِمُوْسٰی

(٦) وہ اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو: جیسے غُلَامِیْ

اعراب: اس کے اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتے ہیں۔

جیسے جَاءَ غُلَامِیْ رَاَیْتُ غُلَامِیْ مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ

(۷) اسمائے ستہ مکبّرہ: اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ، ذُوْ

اعراب: ان کے اعراب کی تین صورتیں ہیں۔

(i) اگر یہ اسماء مضاف نہ ہوں تو ان کے اعراب جہت نمبر ایک یعنی اسم مفرد منصرف صحیح کی طرح ہوں گے۔

جیسے جَاءَ اَبٌ رَاَیْتُ اَباً مَرَرْتُ بِاَبٍ

(ii) اگر یہ اسماء یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کے اعراب جہت نمبر چھ یعنی 'یاءِ متکلم کی طرف مضاف' کی طرح ہوں گے۔ یعنی تینوں حالتوں میں تقدیری ہوں گے۔

جیسے جَاءَ اَبِیْ رَاَیْتُ اَبِیْ مَرَرْتُ بِاَبِیْ

(iii) اگر یہ اسماء یائے متکلم کے سوا کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں، مکبرہ ہوں، موحّدہ ہوں تو ان کے اعراب حالت رفع میں واوٗ ساکن ماقبل مضموم، حالت نصب میں الف ماقبل مفتوح اور حالت جر میں یٓ ساکن ماقبل مکسور ہوں گے۔

جیسے هٰذَا اَبُوْ زَیْدٍ رَاَیْتُ اَبَا زَیْدٍ مَرَرْتُ بِاَبِیْ زَیْدٍ

(۸) تثنیہ: وہ اسم جو دو پر دلالت کرے۔

(۹) اِثْنَانِ وَاِثْنَتَانِ: وہ اسم جو دو پر دلالت کرے یہ تثنیہ کی شکل سے مشابہت رکھتے ہیں، کیوں کہ تثنیہ کی طرح ان کے آخر میں بھی الف اور نون آتا ہے۔

(۱۰) کِلَا وَکِلْتَا: یہ تثنیہ سے معنی میں مشابہت رکھتے ہیں۔

اعراب: ان تینوں کے اعراب حالتِ رفع میں الف ماقبل مفتوح اور حالتِ نصب اور حالتِ جر میں یٓ ساکن

ماقبل مفتوح ہوں گے۔ جیسے

	حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
تثنیہ	جَاءَ رَجُلَانِ	رَاَیْتُ رَجُلَیْنِ	مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ
اثنان واثنتان	جَاءَ اِثْنَانِ وَاثْنَتَانِ	رَاَیْتُ اِثْنَیْنِ وَاثْنَتَیْنِ	مَرَرْتُ بِاثْنَیْنِ وَاثْنَتَیْنِ
کلا و کلتا	جَاءَ کِلَاهُمَا وَکِلْتَاهُمَا	رَاَیْتُ کِلَیْهِمَا وَکِلْتَیْهِمَا	مَرَرْتُ بِکِلَیْهِمَا وَبِکِلْتَیْهِمَا

نوٹ: کلااور کلتا جب ضمیر کی طرف مضاف ہوں تو ان کی اعراب کی حالتیں مذکورہ صورت کے مطابق ہوں گی۔

نوٹ: تثنیہ کے آخر کا نون ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔

(۱۱) جمع مذکّر سالم: وہ جمع جس میں واحد کی بناء قائم رہے۔

(۱۲) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک: جمع مذکر سالم سے صورت میں مشابہت رکھتے ہیں۔

(۱۳) اُوْلُوْ: یہ ذُوْ کی جمع ہے اور جمع مذکر سالم سے معنی میں مشابہت رکھتے ہیں۔

اعراب: ان کے اعراب حالتِ رفع میں واؤ ساکن ماقبل مضموم، حالت نصب اور جر میں یٓ ساکن ماقبل مکسور ہوں گے۔

جیسے	حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
جمع مذکر سالم	جَاءَ مُسْلِمُوْنَ	رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ
عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک	جَاءَ عِشْرُوْنَ	رَاَیْتُ عِشْرِیْنَ	مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ
اُوْلُوْ	جَاءَ اُوْلُوْ مَالٍ	رَاَیْتُ اُوْلِیْ مَالٍ	مَرَرْتُ بِاُوْلِیْ مَالٍ

نوٹ: جمع مذکر سالم کے آخر کا نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

(۱۴) جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو:

اعراب: جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو ان کے اعراب حالت رفع میں واؤ تقدیری، حالت نصب اور جر میں یائے لفظی کے ساتھ ہوں گے۔

جیسے: جَاءَ مُسْلِمِیَّ   رَاَیْتُ مُسْلِمِیَّ   مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ

نوٹ: مضاف ہمیشہ تنوین سے خالی ہوتا ہے۔ تو جب تثنیہ اور جمع یاء متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کے آخر

کا نون حذف ہوتا ہے۔ یعنی مُسْلِمُوْنَ + یَ سے مُسْلِمُوْیَ ہوا۔ جب واؤ اور یٓ اکٹھے ہوئے تو واؤ ساکن کو یٓ میں بدل دیا (مُسْلِمُیْ یَ) اور یٓ کو یٓ میں مدغم کر دیا جائے گا۔ یعنی مُسْلِمُیَّ ہوا پھر یٓ کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا یعنی مُسْلِمِیَّ کر دیا۔

(۱۵) جمع مؤنث سالم: وہ جمع جس میں واحد کی بناء قائم رہے۔

اعراب: ان کے اعراب حالتِ رفع میں دو پیش اور حالتِ نصب اور جر میں دو زیر کے ساتھ ہوں گے۔

جیسے   جَاءَ تْ مُسْلِمَاتٌ   رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ   مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

(۱۶) غیر منصرف: وہ اسمِ معرب ہے جس میں نو (۹) اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا دو کے قائم مقام ایک سبب پایا جائے۔

اعراب: ان کے اعراب حالتِ رفع میں پیش اور حالت نصب اور جر میں زبر کے ساتھ ہوں گے۔

جیسے   جَاءَ اَحْمَدُ   رَاَیْتُ اَحْمَدَ   مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ

نوٹ: اسمِ غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آ سکتے۔

غیر منصرف کا بیان

وہ اسم معرب ہے جس میں نو (۹) اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا دو کے قائم مقام ایک سبب پایا جائے۔

اسباب منع صرف نو (۹) ہیں۔

(۱) عدل   (۲) وصف   (۳) تانیث
(۴) معرفہ   (۵) عجمہ   (۶) جمع
(۷) ترکیب   (۸) الف نون زائدتان   (۹) وزنِ فعل

(۱) عدل: وہ اسم ہے جسے نکالا گیا ہو اس کے صیغۂ اصلیہ سے تحقیقاً یا تقدیراً جیسے عَامِرٌ سے عُمَرُ (تقدیری کی مثال)

اس کے تین اوزان مشہور ہیں۔

(i) فُعَالُ جیسے ثُلٰثُ (تحقیقی)   (ii) مَفْعَلُ جیسے مَثْلَثُ یہ دونوں وزن اعداد کے لئے آتے ہیں۔

(iii) فُعَلُ جیسے عُمَرُ، زُفَرُ یہ وزن اسم کے لئے آتا ہے۔

نوٹ: عدل وزنِ فعل کے ساتھ جمع نہیں ہوگا۔

ثُلٰثُ میں دوسبب پائے جاتے ہیں۔ (۱)عدل (۲)وصف (صفت)

عُمَرُ میں دوسبب پائے جاتے ہیں (۱)عدل (۲)معرفہ

(۲)وصف: وہ اسم ہے جو وصفی معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے اَسْوَدُ، اَحْمَرُ

نوٹ: وصف علَم کے ساتھ جمع نہیں ہوگا۔ اَحْمَرُ میں دوسبب موجود ہیں (۱)وصف (۲)وزنِ فعل

(۳)تانیث: وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث لفظاً یا تقدیراً موجود ہو۔ اس کی چار صورتیں ہیں۔

(i) وہ اسم جس کے آخر میں تائے تانیث ہو۔ جیسے فَاطِمَۃُ، عَائِشَۃُ، مَکَّۃُ

فَاطِمَۃُ میں دوسبب ہیں۔ ایک تانیث دوسرا معرفہ (علَم) ہے۔

(ii) وہ اسم ہے جس میں تانیث معنوی ہو اور تین حروف سے زائد ہو۔ جیسے زَیْنَبُ

زینب میں دوسبب ہیں۔ ایک تانیث دوسرا معرفہ (علَم) ہے۔

(iii) وہ اسم جس میں تانیث معنوی ہو تین حرفی ہو اور متحرک الاوسط ہو۔

جیسے سَقَرُ. سَقَرُ میں دوسبب ہیں۔ ایک تانیث دوسرا معرفہ (علَم) ہے۔

(iv) وہ اسمِ مؤنث جس کے آخر میں الف مقصورہ یا الف ممدودہ ہو۔ جیسے حُبْلٰی، سَوْدَاءُ

نوٹ: تانیث کی چوتھی صورت میں ایک سبب دو کے قائم مقام ہے۔

(۴)معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی کا علَم ہو۔ جیسے عُمَرُ، زَیْنَبُ. عُمَرُ میں دوسبب ہیں، ایک معرفہ دوسرا عدل۔

(۵)عُجمہ: وہ اسم جو عربی کے علاوہ دوسری زبان کا علَم ہو۔ اس کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

(i) تین حرف سے زائد ہو۔ جیسے اِبْرَاھِیْمُ، اِسْمٰعِیْلُ، اِلْیَاسُ (دوسبب عجمہ، علَم)

(ii) ثلاثی متحرک الاوسط ہو۔ جیسے سَقَرُ، شَتَرُ

(iii) ثلاثی ساکن الاوسط ہو لیکن مونث کا علَم ہو۔ جیسے مَاہُ، جُوْرُ (مَاہُ میں تین سبب ہیں۔ عجمہ، تانیث، معرفہ)

نوٹ: تمام فرشتوں (علیہم السلام) کے نام غیر منصرف ہیں۔ تمام انبیائے کرام (علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام)

کے اسماء غیر منصرف ہیں۔ سوائے سات ناموں کے جس میں تین عربی ہیں۔ سیدنا محمد ﷺ، سیدنا صالح، سیدنا شعیب علیہما السلام اور چار اسماء عجمی ہیں۔ سیدنا نوح، سیدنا لوط، سیدنا ھود اور سیدنا شیث علیہم السلام۔

(۶)جمع: وہ جمع جس کے آگے کوئی جمع نہ ہو۔ اسے جمع منتہی الجموع کہتے ہیں۔ اس میں پہلا اور دوسرا حرف مفتوح، تیسرے حرف کی جگہ الف اور چوتھا حرف مکسور ہوتا ہے۔ یا الف کے بعد دو یا تین حرف پائے جائیں۔

جیسے مَسَاجِدُ، عَوَامِلُ، مَصَابِیْحُ نوٹ: جمع منتہی الجموع کی مزید جمع نہیں آتی۔

اس جمع کے آخر میں 'ۃ' نہ ہو ورنہ منصرف ہو جائے گی جیسے فَرَازِنَۃٌ نوٹ: یہ جمع دو سبب کے قائم مقام ہے۔

(۷)ترکیب: وہ دو کلمے یا دو سے زائد کلمے جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو کر کسی کا علَم ہو گئے ہوں۔

جیسے بَعَلَبَکُّ، حَضَرَمَوْتُ، مَعْدِ یْکَرَبُ

(۸)الف نون زائدتان: جب کسی اسم یا صفت کے آخر میں الف ونون زائدتان آئیں تو غیر منصرف کا سبب ہونے کے لئے اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(i) علَم کے آخر میں الف نون ہو جیسے فَیْضَانُ، عُثْمَانُ، نُعْمَانُ

(ii) ایسی صفت کے آخر میں الف نون ہو۔ جس کی مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر ہو۔

جیسے سُکْرَانُ (اس کی مونث سُکْرٰی ہے)

(iii) ایسی صفت جو فُعْلَانُ کے وزن پر ہو اور اس کی مونث کے آخر میں 'ۃ' نہ ہو۔ جیسے سُکْرٰی

(iv) وہ صفت جس کی مونث نہ ہو۔ جیسے رَحْمٰنُ

(۹)وزنِ فعل: وہ اسم جو فعل کے مخصوص وزن پر ہو یا اسم کے شروع میں حروفِ اَتَیْنَ میں سے کوئی حرف ہو، مگر اس کی مؤنث کے آخر میں 'ۃ' نہ ہو۔ جیسے شَتَرُ، اَحْمَدُ، یَزِیْدُ

نوٹ: جب اسم غیر منصرف مضاف ہو یا اس پر الف لام داخل ہو جائے تو یہ منصرف ہو جائے گا۔

جیسے: فَقَالَ جَابِرٌ رضی اللہ عنہ: فَمِنْ هُنَاکَ جَعَلْتُمُ الْخُلُوْقَ فِيْ مَسَاجِدِکُمْ

(صحيح مسلم:۳۰۰۶، باب: حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "لَيُبَشَّرُ الْمَشَّاؤُوْنَ فِي الظُّلَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ"

(صحيح ابنِ خزيمة:۱۴۹۸، باب: فضل المشي إلى الصلاة في الظلام بالليل)

اسم مبنی کا بیان

اسمائے مبنی دس (۱۰) ہیں:

(۱)مضمرات (۲)اسمائے اشارہ (۳)اسم موصول (۴)اسمائے ظروف
(۵)اسماء الاصوات (۶)مرکبِ بنائی (۷)کنایات (۸)اسمائے استفہام
(۹)اسمائے شرط (۱۰)اسمائے افعال

(۱)مضمرات: وہ اسم ہے جو متکلم، مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرے کہ اس کا ذکر لفظاً، معناً یا حکماً پہلے کیا جا چکا ہو۔

ضمیر کی پانچ (۵) قسمیں ہیں۔

(۱)ضمیر مرفوع منفصل (۲)ضمیر مرفوع متصل (۳)ضمیر منصوب منفصل
(۴)ضمیر منصوب متصل (۵)ضمیر مجرور متصل

(۱)ضمیر مرفوع منفصل: وہ ضمیر جو کسی کلمے سے ملی ہوئی نہ ہو، اور محلِ رفع میں واقع ہو یعنی فاعل اور مبتدا بنے۔

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر حاضر	مونث حاضر	مذکر ومؤنث متکلم
واحد	هُوَ	هِيَ	اَنْتَ	اَنْتِ	اَنَا
تثنیہ	هُمَا	هُمَا	اَنْتُمَا	اَنْتُمَا	نَحْنُ
جمع	هُمْ	هُنَّ	اَنْتُمْ	اَنْتُنَّ	

فاعل کی مثال: ضَرَبَ هُوَ   مبتدا کی مثال: اَنْتَ عَالِمٌ

(۲)ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیر ہے جو فعل کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ یہ ضمیر اپنے فعل کا فاعل بنتی ہے اور محل رفع میں واقع ہوتی ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔ (۱)بارز (ظاہر) (۲)مستتر (چھپی ہوئی)

(۱)بارز: وہ ضمیر ہے جو فعل کے ساتھ ظاہر ہو جیسے ضَرَبْتُ میں تُ ضمیر ظاہر ہے۔

(۲)مستتر: وہ ضمیر ہے جو فعل میں پوشیدہ مانی جائے۔ جیسے ضَرَبَ میں هُوَ ضمیر پوشیدہ ہے اور ضَرَبَتْ میں هِيَ ضمیر پوشیدہ ہے۔

(۳)ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر جو کسی کلمہ سے ملی ہوئی نہ ہو اور محلِ نصب میں واقع ہو۔ یعنی یہ ضمیریں مفعول ہوتی ہیں۔

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر حاضر	مؤنث حاضر	مذکر ومؤنث متکلم
واحد	اِيَّاهُ	اِيَّاهَا	اِيَّاكَ	اِيَّاكِ	اِيَّایَ
تثنیہ	اِيَّاهُمَا	اِيَّاهُمَا	اِيَّاكُمَا	اِيَّاكُمَا	اِيَّانَا
جمع	اِيَّاهُمْ	اِيَّاهُنَّ	اِيَّاكُمْ	اِيَّاكُنَّ	

محلِ نصب کی مثال: ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾

(۴)ضمیر منصوب متصل: وہ ضمیر جو کسی فعل یا حرف کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور محل نصب میں واقع ہو، یہ مفعول یا حرفِ ناصب (یعنی، اسم کے ناصب، حرفِ مشبّہ بالفعل) کا معمول واقع ہوتی ہیں۔

فعل کے ساتھ:

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر حاضر	مؤنث حاضر	مذکر ومؤنث متکلم
واحد	ضَرَبَهُ	ضَرَبَهَا	ضَرَبَكَ	ضَرَبَكِ	ضَرَبَنِيْ
تثنیہ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَنَا
جمع	ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَهُنَّ	ضَرَبَكُمْ	ضَرَبَكُنَّ	

حرف کے ساتھ:

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر حاضر	مؤنث حاضر	مذکر ومؤنث متکلم
واحد	اِنَّهُ	اِنَّهَا	اِنَّكَ	اِنَّكِ	اِنَّنِيْ
تثنیہ	اِنَّهُمَا	اِنَّهُمَا	اِنَّكُمَا	اِنَّكُمَا	اِنَّنَا
جمع	اِنَّهُمْ	اِنَّهُنَّ	اِنَّكُمْ	اِنَّكُنَّ	

نوٹ: اِنَّنِيْ کے بجائے اِنِّيْ اور اِنَّنَا کے بجائے اِنَّا پڑھ سکتے ہیں۔

(۵)ضمیر مجرور متصل: وہ ضمیر ہے جو کسی اسم یا حرف سے ملی ہوئی ہو اور محل جر میں واقع ہو۔

یہ جار کے ساتھ مل کر مجرور اور اسم کے ساتھ مل کر مضاف، مضاف الیہ (مرکبِ اضافی) بنتی ہے۔

اسم کے ساتھ:

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر حاضر	مؤنث حاضر	مذکر ومؤنث متکلم
واحد	كِتَابُهُ	كِتَابُهَا	كِتَابُكَ	كِتَابُكِ	كِتَابِيْ
تثنیہ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَا بُكُمَا	كِتَابُنَا
جمع	كِتَابُهُمْ	كِتَابُهُنَّ	كِتَابُكُمْ	كِتَابُكُنَّ	

حرف کے ساتھ:

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر حاضر	مؤنث حاضر	مذکر ومؤنث متکلم
واحد	لَهُ	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لِيْ
تثنیہ	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَنَا
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	

فائدہ: ضمیر فصل: (i) جب مبتدا اور خبر معرفہ ہوں تو مبتدا اور خبر کے درمیان یہ ضمیر لائی جاتی ہے۔ جیسے ﴿أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾

(ii) اسم تفضیل مِن کے ساتھ مستعمل ہو۔ جیسے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام"

(صحيح مسلم: ١٣٩٥، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة)

ضمیر الشان اور ضمیر القصہ: یہ ضمیریں جملے کے شروع میں بغیر مرجع کے آتی ہیں۔ مذکر کی ضمیر کو 'ضمیرِ شان' اور مؤنث کی ضمیر کو 'ضمیرِ قصہ' کہتے ہیں۔ جیسے هُوَ زَيْدٌ قَائِمٌ، اِنَّهَا هِنْدٌ قَاعِدَةٌ، ﴿هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾

(۲) اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس کے ذریعے کسی معین، مبصر یا محسوس کی طرف اشارہ کیا جائے۔

نوٹ: جس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے 'مشارٌ الیہ' کہتے ہیں۔

اسمِ اشارہ کی تین اقسام ہیں۔

(۱) اسم اشارہ برائے مذکر (۲) اسم اشارہ برائے مؤنث (۳) اسم اشارہ برائے مکان

(۱) اسم اشارہ برائے مذکر:

	واحد	تثنیہ	جمع
قریب	هٰذَا	هٰذَانِ	هٰؤُلَاءِ
بعید	ذٰلِكَ	ذٰنِكَ	اُوْلٰئِكَ

(۲) اسم اشارہ برائے مؤنث:

	واحد	تثنیہ	جمع
قریب	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هٰؤُلَاءِ
بعید	تِلْكَ	تَانِكَ	اُوْلٰئِكَ

(۱) نوٹ: مندرجہ بالا اسم اشارہ واحد، تثنیہ، جمع، تذکیر اور تانیث میں مشارٌ الیہ کے مطابق ہوتے ہیں۔

(۲) نوٹ: یہ سب اسماء مبنی ہیں سوائے تثنیہ کے جیسے رَاَيْتُ هٰذَيْنِ رَجُلَيْنِ

(۳) نوٹ: ان کے شروع میں 'ہ' تنبیہ کے لئے ہے۔ اصل میں مذکر کے لئے 'ذَا' اور مونث کے لئے 'ذِہ' ہے۔

(۴) نوٹ: یہ ترکیب میں کبھی مبتدا واقع ہوتے ہیں اگر ان کے بعد اسم نکرہ آئے۔ جیسے هٰذَا كِتَابٌ

(۵) نوٹ: یہ ترکیب میں کبھی مُبَیَّن واقع ہوتے ہیں۔ اگر ان کے بعد اسمِ معرفہ ہو۔ (یہ اسم معرفہ 'بیان' ہے) جیسے هٰذَا الْقَلَمُ ثَمِيْنٌ

(۶) نوٹ: اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ کے اعراب ایک جیسے ہوتے ہیں۔ جیسے هٰذَا الْقَلَمُ، رَاَيْتُ هٰذَيْنِ رَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِهٰذَا الرَّجُلِ

(۷) نوٹ: ان کے آخر میں 'ک' حرف خطاب ہے۔

(۳) اسم اشارہ برائے مکان:

قریب : هُنَا

متوسط : هٰهُنَا، هُنَاكَ

بعید : هُنَالِكَ

نوٹ: یہ اسم اشارہ افراد اور تذکیر و تانیث میں مشارٌ الیہ کے مطابق نہیں ہوتے۔

(۳) اسم موصول: وہ اسمِ معرفہ جس کا مقصود اور مراد بعد والے جملے سے مل کر متعین ہو۔

اس کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اسم موصول برائے مذکر (۲) اسم موصول برائے مؤنث (۳) اسم موصول مشترک

(۱) اسم موصول برائے مذکر:

واحد	تثنیہ	جمع
اَلَّذِیْ	اَللَّذَانِ	اَلَّذِیْنَ، اَلْاُلٰی

(۲) اسم موصول برائے مؤنث:

واحد	تثنیہ	جمع
اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّاتِیْ، اللَّوَاتِیْ، اَللَّآءِ

(۳) اسم موصول مشترک: یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) مَنْ: یہ اسم موصول غالباً ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔ جیسے: ﴿اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ﴾

(ii) مَا: یہ اسم موصول غالباً غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے جیسے ﴿یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ﴾

(iii) ال: جو ال، اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہو وہ اَلَّذِیْ کے معنی پر ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ نِیَ الْعَالِمُ

(آیا میرے پاس وہ جو عالم ہے)

(۱) نوٹ: ان کے علاوہ 'اَیٌّ'، 'اَیَّۃٌ'، 'ذُوْ' وغیرہ بھی ہیں۔

(۲) نوٹ: اسمِ موصول مبنی ہیں، سوائے تثنیہ کے، کہ ان کے اعراب تثنیہ کی مثل ہیں۔

(۳) نوٹ: اسم موصول مبہم ہوتا ہے اور اس کے ابہام کو بعد والا جملہ دور کرتا ہے۔ جسے صِلہ ' کہتے ہیں۔

(۴) نوٹ: صِلہ جملۂ خبریہ ہوتا ہے اور اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے۔ جو اسمِ موصول کی طرف لوٹتی ہے، اسے 'ضمیرِ عائد' کہتے ہیں۔ یہ افراد، تذکیر و تانیث میں اسم موصول کے مطابق ہوتی ہے۔

(۵) نوٹ: صلہ کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ﴾

(۶) نوٹ: صلہ کبھی جملہ فعلیہ ہوتا ہے جیسے ﴿وَمَا لِیَ لَا اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾

(۷) نوٹ: صلہ کبھی جار مجرور ہوتا ہے۔ جیسے ﴿اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ﴾

(۸) نوٹ: صلہ کبھی ظرف مظروف ہوتا ہے۔ جیسے ﴿وَھٰذَا الْکِتٰبُ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ﴾

(۹) نوٹ: جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو اس کے پہلے فعل یا شبہ فعل کو مقدر مانا جاتا ہے۔

افعال عامہ چار (۴) ہیں: (۱) حصول (۲) وجود (۳) ثبوت (۴) کون

(۴) اسمائے ظروف کا بیان:

ظرف سے مراد: ظرف لغت میں 'برتن' کو کہتے ہیں۔ 'ظروف' ظرف کی جمع ہے۔

نحوی اصطلاح میں: ظروف سے مراد وہ اسماء ہیں جو جگہ یا زمانے پر دلالت کریں۔ جو اسماء جگہ پر دلالت کریں اسے 'ظروفِ مکاں' کہتے ہیں اور جو اسماء زمانے پر دلالت کریں اسے 'ظرف زماں' کہتے ہیں۔

ظروف کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ظروف معرب (۲) ظروف مبنی

(۱) ظروف معرب: وہ اسمِ ظروف جو معرب ہوتے ہیں۔ اگر کلام میں ہوں اور ان سے پہلے حرف جر ہو تو یہ اپنے جار کے ساتھ مل کر متعلق (مجرور) ہوتے ہیں۔ جیسے دَخَلْتُ فِی الْمَسْجِدِ

اگر ان سے پہلے فِیْ حرفِ جر محذوف ہو تو یہ منصوب ہوتے ہیں۔ مفعولِ فیہ ہونے کی وجہ سے جیسے دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

نوٹ: نزعِ خافض نصب دیتا ہے۔

(۲) ظروف مبنی: وہ اسمِ ظروف جو مبنی ہوتے ہیں۔ ظروفِ مبنی کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اسمائے ظروف استفہامیہ (۲) اسمائے ظروف مضاف (۳) اسمائے ظروف غیر مضاف

(۱) اسمائے ظروف استفہامیہ: وہ اسماء ہیں جو استفہام کے لئے آتے ہیں۔ ابتدائے کلام میں ہوتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) اَیْنَ: یہ ظرفِ مکان کے واسطے آتا ہے۔ اس کے بعد اسم یا فعل ہوتا ہے۔ جیسے اَیْنَ زَیْدٌ؟ ، اَیْنَ تَجْلِسُ؟

(ii) اَنّٰی: یہ ظرفِ مکان کے واسطے آتا ہے۔ اس کے بعد اسم یا فعل ہوتا ہے۔ جیسے اَنّٰی تَذْھَبُ؟

(iii) مَتٰی: یہ ظرف زمان کے واسطے آتا ہے۔ اس کے بعد اسم یا فعل ہوتا ہے۔ جیسے مَتٰی تُسَافِرُ؟

(iv)اَیَّانَ: یہ ظرفِ زمان کے واسطے آتا ہے۔اس کے بعد اسم یا فعل ہوتا ہے۔جیسے اَیَّانَ جِئْتَ؟

(۲)اسمائے ظروف مضاف: وہ اسماء ہیں جو مضاف ہوتے ہیں اپنے مظروف کی طرف۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)مقطوع الاضافت (۲)مذکور الاضافت

(۱)مقطوع الاضافت: وہ اسماء جو مضاف ہوتے ہیں اور ان کا مضاف الیہ لفظوں میں مذکور نہیں ہوتا۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i)اسمائے جہاتِ ستہ: یہ اسماء مضاف ہوں اور ان کا مضاف الیہ محذوف ہو اور دل میں مقصود ہو تو یہ مبنی برضمہ ہوتے ہیں۔ یہ چھ ہیں۔قَبْلُ، بَعْدُ، تَحْتُ، فَوْقُ، قُدَّامُ، خَلْفُ،جیسے دَخَلَتِ الْفَارَۃُ تَحْتُ

(ii)قَطُّ: یہ زمانۂ ماضی کی ایسی نفی کے لئے آتا ہے جو ہمیشگی کو شامل ہو۔ یہ مبنی برضمہ ہوتا ہے۔جیسے مَا رَاَیْتُہٗ قَطُّ

(iii)عَوْضُ: یہ زمانۂ مستقبل کی ایسی نفی کے لئے آتا ہے جو ہمیشگی کو شامل ہو۔ یہ مبنی برضمہ ہوتا ہے۔

جیسے لاَ اَضْرِبُہٗ عَوْضُ

(۲)مذکور الاضافت: وہ اسماء ہیں جو مضاف ہوتے ہیں کسی جملہ یا مفرد کی طرف اور ان کا مضاف الیہ مذکور ہوتا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i)حَیْثُ: یہ ظرفِ مکان کے واسطے آتا ہے۔لازم الاضافت ہے۔اور اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

یہ مبنی برضمہ ہوتا ہے۔جیسے قُمْ حَیْثُ قَامَ زَیْدٌ

(ii)اِذْ: یہ ظرفِ زمان کے واسطے آتا ہے۔ یہ بھی اکثر جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ یہ مبنی برسکون ہوتا ہے جیسے ﴿اِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاھِیمُ الْقَوَاعِدَ﴾

نوٹ: یہ ماضی کے واسطے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو۔

(iii)اِذَا: یہ ظرفِ زمان کے واسطے آتا ہے۔ یہ بھی اکثر جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ یہ مبنی برسکون ہوتا ہے۔جیسے ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ﴾

نوٹ: یہ مستقبل کے لئے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔

(iv)لَدٰی، لَدُنْ، عِنْدَ:۔یہ مضاف ہوتے ہیں ان کا مصاف الیہ مذکور ہوتا ہے۔

لَدٰی، لَدُنْ : یہ ظرفِ مکان کے واسطے آتے ہیں۔ یہ اس وقت استعمال ہوتے ہیں جب مال سامنے موجود ہو۔جیسے اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ، لَدُنْ زَیْدٍ

عِنْدَ : یہ ظرفِ مکان وظرفِ زمان دونوں کے واسطے آتا ہے یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب چیز موجود ہو۔ پاس ہونے کی قید نہیں۔

ظرف مکان کی مثال:اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ

ظرف زمان کی مثال:اَذْھَبُ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

(v) مَعَ: یہ ظرفِ مکان کے واسطے آتا ہے۔مضاف ہوتا ہے اس کا مضاف الیہ مذکور ہوتا ہے۔ یہ مبنی برفتحہ ہوتا ہے۔جیسے اُعَانِقُ مَعَ زَیْدٍ

(vi)بَیْنَ: یہ ظرفِ مکان کے واسطے آتا ہے۔مضاف ہوتا ہے اس کا مضاف الیہ مذکور ہوتا ہے۔ یہ مبنی برفتحہ ہوتا ہے۔جیسے جَلَسْتُ بَیْنَ الْبَابِ وَالنَّافِذَۃِ

(vii) دُوْنَ: یہ ظرفِ مکان کے واسطے آتا ہے۔مضاف ہوتا ہے اس کا مضاف الیہ مذکور ہوتا ہے۔ یہ مبنی برفتحہ ہوتا ہے۔جیسے جَلَسْتُ دُوْنَ النَّافِذَۃِ

(۳)اسمائے ظروف غیر مضاف: وہ اسماء جو مضاف نہیں ہوتے یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i)اَمْسِ: یہ ظرف زمان کے لئے آتا ہے۔ یہ مبنی برکسرہ ہوتا ہے۔جیسے اِعْتَکَفْتُ اَمْسِ

(ii)اَلْاٰنَ: یہ ظرف زمان کے واسطے آتا ہے۔ یہ مبنی برفتحہ ہوتا ہے جیسے ﴿اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ﴾

نوٹ: اگر غیر مبنی ظروف جملہ یا لفظ 'اِذْ' کی طرف مضاف ہوں تو انہیں مبنی برفتحہ پڑھنا جائز ہے۔

ھٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُھُمْ کے بجائے

ھٰذَا یَوْمَ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُھُمْ پڑھنا جائز ہے

حِیْنَئِذٍ، یَوْمَئِذٍ

نوٹ: مندرجہ ذیل ظروف مبنی ہوتے ہیں:

اَیْنَ، اَنّٰی، مَتٰی، اَیَّانَ، قَطُّ، عَوْضُ، حَیْثُ، اِذْ، اِذَا، لَدٰی، لَدُنْ، اَمْسِ، اَلْاٰنَ، مَعَ

نوٹ: درج ذیل ظروف کبھی مبنی اور کبھی معرب ہوتے ہیں:

قَبْلُ، بَعْدُ، تَحْتُ، فَوْقُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، عِنْدَ، دُوْنَ، بَیْنَ

(۵) اسماء الاصوات کا بیان: وہ اسماء ہیں جن کے ذریعے کسی ذوی العقول کو مخاطب کیا جائے۔ جیسے نَخّ نَخِّ (اونٹ کو بٹھانے کی آواز)

یا ایسے اسماء جن کے ذریعے کسی کی آواز کی نقل کی جائے جیسے غَاقِ غَاقِ (کائیں کائیں)

نوٹ: اس کے دونوں جز مبنی ہوتے ہیں۔

(۶) مرکب بنائی: وہ دو کلمے جو اضافت اور اسناد کے بغیر ایک کر دیئے گئے ہوں اور دوسرا کلمہ متضمن حرف ہو۔ جیسے: اَحَدَ عَشَرَ

نوٹ: اس کے دونوں جز مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں، اَحَدَ عَشَرَ سے تِسعَ عَشَرَ تک سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے، اس کا پہلا جز معرب اور اعراب میں تثنیہ کی مثل ہوتا ہے۔

(۷) کنایات: نحوی اصطلاح: کنایات سے مراد وہ اسم ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے۔

اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) کنایات از عدد (۲) کنایات از حدیث

(۱) کنایات از عدد: وہ اسم ہے جو مبہم عدد پر دلالت کرے۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) کَمْ (۲) کَذَا

(۱) کَمْ: اس کے لئے صدر کلام ضروری ہے۔ یہ ترکیب میں ممیّز اور اس کے بعد والا اسم تمیز بنتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:۔ (i) کم استفہامیہ (ii) کم خبریہ

(i) کَمْ استفہامیہ:۔ اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔ جیسے: کَمْ دِرْھَماً عِنْدَکَ؟

(ii) کَمْ خبریہ:۔ اس کی تمیز مفرد مجرور یا جمع مجرور ہوگی جیسے: مفرد مجرور: کَمْ دِرْھَمٍ عِنْدَکَ (تیرے پاس اتنے درہم ہیں) جمع مجرور: کَمْ رِجَالٍ رَاَیْتَ (تو نے اتنے مردوں کو دیکھا)

اعراب کے لحاظ سے 'کَمْ' کی تین صورتیں ہیں: (۱) حالت رفع (۲) حالت نصب (۳) حالت جر

(۱) حالت رفع: اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) مبتدا (۲) خبر

(i) مبتدا: کم کے بعد اسم ظرف اور فعل نہ ہو تو یہ مبتدا بنتا ہے۔ جیسے کَمْ کِتَاباً عِنْدَکَ (تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں)

(ii) خبر: کم کے بعد اسم ظرف ہو اور فعل نہ ہو تو یہ خبر بنتا ہے۔ جیسے: کَمْ یَوْمٍ قِیَامُکَ

(۲) حالت نصب: اس کی تین صورتیں ہیں۔

(i) مفعول فیہ (ii) مفعول مطلق (iii) مفعول بہ

(i) مفعول فیہ: اگر کم کے بعد اسم ظرف ہو اور اس کے بعد فعل ہو تو یہ مفعول فیہ ہوگا۔ جیسے: کَمْ یَوْماً صُمْتَ؟

(ii) مفعول مطلق: اگر تمیز بعد والے فعل کا مصدر ہو تو یہ مفعول مطلق بنے گا۔ جیسے: کَمْ ضَرْباً ضَرَبْتَ؟ (تو نے کتنی مار ماری)

(iii) مفعول بہ: اگر تمیز اسم ظرف نہ ہو اور مصدر نہ ہو اور اس (یعنی تمیز) کے بعد فعل ہو تو مفعول بہ بنے گا۔ جیسے: کَمْ کِتَاباً اِشْتَرَیْتَ؟ (تو نے کتنی کتابیں خریدیں)

(۳) حالت جر: اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) مجرور بحرف جر (۲) مضاف الیہ

(i) مجرور بحرف جر: اگر کم سے پہلے حرف جر ہو تو یہ محل جر میں ہوگا۔ جیسے بِکَمْ دِرْھَماً اِشْتَرَیْتَ؟ (تو نے کتنے درہم میں خریدا)

(ii) مضاف الیہ: جب 'کَمْ' سے پہلے مضاف ہو۔ جیسے: غُلَامَ کَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَ؟ (تو نے کتنے مردوں کے غلام کو مارا؟)

(۲) کَذَا: یہ عدد کنایہ ہے، یہ قلت و کثرت کی خبر دیتا ہے اس کے لئے صدر کلام ضروری نہیں۔ اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔

نوٹ: ترکیب کلام میں یہ ممیّز اور اس کے بعد والا اسم اس کی تمیز بنتا ہے۔

اس کے استعمال کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(i) مبتدا: کذا اپنی تمیز کے ساتھ مل کر کبھی مبتدا واقع ہوتا ہے۔ جیسے: کَذَا دِرْھَماً عِنْدِیْ؟ (میرے پاس کتنے درہم ہیں)

(ii) فاعل: کذا اپنی تمیز کے ساتھ مل کر فاعل واقع ہوتا ہے۔ جیسے: جَاءَ نِیْ کَذَا طَالِباً (میرے پاس اتنے طالب علم آئے)

(iii) مفعول: کذا اپنی تمیز کے ساتھ مل کر کبھی مفعول واقع ہوتا ہے۔ جیسے: قَبَضْتُ کَذَا دِرْھَماً (میں نے قبضے کئے اتنے درہم)

(۲) کنایہ از حدیث: وہ اسم جو مبہم بات پر دلالت کرے۔ یہ دو ہیں۔ (۱) کَیْتَ (۲) ذَیْتَ

(۱،۲) کیت ذیت: ان کے لئے صدر کلام ضروری نہیں۔ یہ اکثر مفعول واقع ہوتے ہیں۔ اور ان کے لئے تکرار ضروری

ہے،اوران کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ہے۔جیسے:قُلْتُ كَيْتَ وَذَيْتَ حَدِيْثاً (میں نے ایسی ویسی بات کی)

☆...... **عدد کی بحث** ......☆

تعریف: وہ اسم ہوتا ہے جس کے ساتھ کسی شے کے افراد کی گنتی کی جائے۔

نوٹ: جس شے کی گنتی کی جائے اسے معدود اور تمییز کہا جاتا ہے۔

اعداد میں ممیّز اور تمییز کے احکام

اعداد ترکیبِ کلام میں ممیّز ہوتے ہیں اوران کا بعد والا اسم ان کی تمییز بنتا ہے اور ترکیبِ کلام میں ممیّز اور تمییز مل کر مبتدا، فاعل، مفعول، مضاف الیہ وغیرہ بنتے ہیں۔

نوٹ: اعداد کے بعد جو اسم ہوتا ہے، اسے تمییز کہتے ہیں، سوائے واحد اور اثنان کے تمییز کے اعراب مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) تین سے لے کر دس تک عدد کے بعد تمییز جمع مجرور ہوگی جیسے: عَشَرَةُ اَقْلَامٍ

(۲) گیارہ سے لے کر ننانوے تک عدد کی تمییز مفرد منصوب ہوگی جیسے: اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً

(۳) سو اور ہزار (مِائَةٌ وَاَلْفٌ) عدد کے بعد تمییز مفرد مجرور ہوگی۔جیسے: مِائَةُ قَلَمٍ، اَلْفُ قَلَمٍ

اعداد کے احکام:

اعداد کے احکام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) واحد اور اثنان: مذکر یا مونث، مفرد یا مرکب ہوں تو ان کے بعد والا اسم (معدود) قیاس کے مطابق ہوں گے۔

یعنی، مذکر کے بعد مذکر، جیسے: وَاحِدٌ قَلَمٌ، اِثْنَانِ قَلَمَانِ

اور مونث کے بعد مونث، جیسے: وَاحِدَةٌ كُرَّاسَةٌ، اِثْنَتَانِ كُرَّاسَتَانِ

(۲) تین سے لے کر نو تک عدد مفرد یا مرکب ہوں تو ان کے بعد والے اسم خلاف قیاس ہوں گے۔

مفرد کی مثال: ثَلٰثَةُ اَقْلَامٍ مرکب کی مثال: ثَلٰثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ قَلَماً

(۳) لفظ عشر: اگر مفرد ہو تو اس کے بعد والا اسم خلاف قیاس ہوگا۔جیسے: عَشَرَةُ اَقْلَامٍ، عَشَرُ كُرَّاسَاتٍ

اور اگر مرکب ہو تو اس کے بعد والا اسم قیاس کے مطابق ہوگا۔جیسے: ثَلٰثَ عَشَرَةَ كُرَّاسَةً، ثَلٰثَةَ عَشَرَ قَلَماً

(۴) عشر کے علاوہ تمام عقود (بیس سے نوے، سو اور ہزار) میں مذکر و مؤنث کا کوئی لحاظ نہیں۔

جیسے: مِائَةُ قَلَمٍ، مِائَةُ كُرَّاسَةٍ تِسْعُوْنَ قَلَماً، اَرْبَعُوْنَ كُرَّاسَةً

(۸) اسمائے استفہام:

تعریف: وہ اسماء ہیں جو کسی چیز کے متعلق معلوم کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔اسمائے استفہام کے لئے صدر کلام ضروری ہے۔یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مَنْ: یہ ذوی العقول کے متعلق سوال کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: مَنْ اَنْتَ؟ (تم کون ہو؟)

(۲) مَا: یہ غیر ذوی العقول کے متعلق سوال کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: مَا دِيْنُكَ (تیرا دین کیا ہے؟) مَا اشْتَرَيْتَ (تونے کیا خریدا؟)

(۳) مَاذَا: یہ بھی غیر ذوی العقول کے متعلق سوال کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔جیسے: مَاذَا اَخَذْتَ (تونے کیا چیز لی؟)

(۴) اَيٌّ: اس کے ذریعے ذوی العقول اور غیر ذوی العقول، دونوں کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔

جیسے: اَيُّكُمْ رَئِيْسٌ (تم میں کون مالدار ہے؟) اَيَّ كِتَابٍ قَرَأْتَ؟ (تم نے کونسی کتاب پڑھی؟)

نوٹ: اَيٌّ، یہ معرب ہے اور اس کی مؤنث اَيَّةٌ آتی ہے۔

(۵) كَيْفَ: اس کے ذریعے کسی چیز کی کیفیت یا حالت معلوم کی جاتی ہے جیسے: كَيْفَ اَنْتَ؟ (آپ کیسے ہیں؟)، كَيْفَ جِئْتَ (آپ کیسے آئے؟)

(۶) كَمْ: اس کی بحث (چارٹ نمبر۷) کنایات میں گزری ص۔۲۵

(۷) اَيْنَ: (اس کی بحث چارٹ نمبر۴ ظروف مبنیہ میں گزری ص۔۲۲

(۸) اَنّٰى: (اس کی بحث چارٹ نمبر۴ ظروف مبنیہ میں گزری ص۔۲۲

(۹) مَتٰى: (اس کی بحث چارٹ نمبر۴ ظروف مبنیہ میں گزری ص۔۲۲

(۱۰) اَيَّانَ: (اس کی بحث چارٹ نمبر۴ ظروف مبنیہ میں گزری ص۔۲۲

(۹) اسمائے شرط:

تعریف: وہ اسماء ہیں جو دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں۔پہلا جملہ، دوسرے جملے کا سبب ہوتا ہے۔پہلے جملے کو

شرط اور دوسرے جملے کو جزا کہتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مَنْ: یہ ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔ جیسے: مَنْ یُّکْرِمْنِیْ اُکْرِمْهُ (جو میری تعظیم کرے گا، میں اس کی تعظیم کروں گا)

(۲) مَا: یہ غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔ جیسے: مَا تَأْکُلْ اٰکُلْ (جو تو کھائے گا، میں کھاؤں گا)

(۳) اَیٌّ: یہ ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں کے لئے آتا ہے۔ جیسے: اَیُّ دَرْسٍ تَحْفَظْ اَحْفَظْ (جو سبق تو یاد کرے گا، وہ میں یاد کروں گا)

(۴) اَنّٰی: یہ اسم مکان کے لئے آتا ہے۔ جیسے: اَنّٰی تَجْلِسْ اَجْلِسْ (جہاں تو بیٹھے گا، میں وہاں بیٹھوں گا)

(۵) مَتٰی: یہ اسم زمانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: مَتٰی تَذْهَبْ اَذْهَبْ (جب تو جائے گا، میں جاؤں گا)

(۶) مَهْمَا: یہ اسم زمانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: مَهْمَا تَذْهَبْ اَذْهَبْ (جب تو جائے گا، میں جاؤں گا)

(۷) اَیْنَمَا: یہ اسم مکان کے لئے آتا ہے۔ جیسے: اَیْنَمَا تَمْشِ اَمْشِ (جہاں بھی تو چلے گا، میں وہاں چلوں گا)

(۸) اِذْمَا: یہ غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔ جیسے: اِذْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ (جو تو کرے گا، وہ میں کروں گا)

(۹) حَیْثُمَا: یہ اسم مکان کے لئے آتا ہے۔ جیسے: حَیْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ (جس جگہ تو بیٹھے گا، وہاں میں بیٹھوں گا)

(۱۰) کَیْفَمَا: یہ حالت کے لئے آتا ہے۔ جیسے: کَیْفَمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ (جیسے تو بیٹھے گا، ویسے میں بیٹھوں گا)

(۱) نوٹ: 'اِذْمَا' حرف ہے۔

(۲) نوٹ: اگر شرط اور جزا دونوں فعلِ مضارع ہوں تو دونوں میں لفظاً جزم واجب ہے۔ جیسے: مَا تَأْکُلْ اٰکُلْ

(۳) نوٹ: اگر دونوں فعل ماضی ہوں تو لفظاً عمل نہیں ہوگا۔ جیسے: اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا، تو میں ماروں گا)

(۴) نوٹ: اگر شرط مضارع ہو اور جزا ماضی ہو تو شرط پر جزم واجب ہے۔ جیسے: اِنْ تَضْرِبْنِیْ ضَرَبْتُکَ (اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا)

(۵) نوٹ: اگر جزا مضارع اور شرط ماضی ہو تو جزا پر جزم اور رفع دونوں جائز ہیں۔ جیسے: اِنْ جِئْتَنِیْ اُکْرِمُکَ (اگر تو آیا میرے پاس تو میں تیری تعظیم کروں گا)

(۱۰) اسمائے افعال:

تعریف: وہ اسماء ہیں جو فعل کا معنی دیتے ہیں لیکن اس کی علامتوں کو (یعنی فعل کی علامتوں کو) قبول نہیں کرتے ہیں۔

اقسام:۔ اس کی تین اقسام ہیں۔

(۱) اسمائے افعال بمعنی ماضی (۲) اسمائے افعال بمعنی مضارع (۳) اسمائے افعال بمعنی امر

(۱) اسمائے افعال بمعنی ماضی: وہ اسماء ہیں جو ماضی کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) هَیْهَاتَ: بمعنی بَعُدَ (دور ہوا) جیسے: هَیْهَاتَ زَیْدٌ

(ii) شَتَّانَ: بمعنی اِفْتَرَقَ (وہ الگ ہوا) جیسے: شَتَّانَ زَیْدٌ

(iii) سَرْعَانَ: بمعنی اَسْرَعَ (اس نے جلدی کی) جیسے: سَرْعَانَ زَیْدٌ

نوٹ: یہ اپنے مابعد اسم کو رفع دیتے ہیں۔

(۲) اسمائے افعال بمعنی مضارع: وہ اسماء ہیں جو مضارع کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

(i) اُفٍّ: بمعنی اَتَضَجَّرُ (میں پریشان ہوتا ہوں) جیسے: اُفٍّ بِزَیْدٍ

(ii) قَطْ: بمعنی یَکْفِیْ (وہ کفایت کرتا ہے) یا یَرْضٰی (وہ راضی ہوتا ہے) جیسے: قَطْ زَیْدًا دِیْنَارٌ

(iii) وَیْ: بمعنی اَتَعَجَّبُ (میں تعجب کرتا ہوں) وَیْ لِزَیْدٍ

(iv) ذِهْ: بمعنی اَسْتَحْسِنُ (میں اچھا سمجھتا ہوں) جیسے: ذِهْ لِزَیْدٍ

نوٹ: یہ اپنے مابعد اسم کو رفع دیتے ہیں۔

(۳) اسمائے افعال بمعنی امر: وہ اسماء ہیں جو امر کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

(i) دُوْنَکَ: بمعنی خُذْ (تو پکڑ) دُوْنَکَ الْقَلَمَ

(ii) اٰمِیْنَ: بمعنی اِسْتَجِبْ (تو قبول کر)

(iii) حَیَّ: بمعنی عَجِّلْ (تو عجلت کر) یا اَقْبِلْ (تو قبول کر) حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

(iv) هَلُمَّ: بمعنی اِیْتِ (تو آ) جیسے: هَلُمَّ یَا صَدِیْقِیْ

(v) عَلَیْکَ: بمعنی اِلْزَمْ (تو لازم کر) عَلَیْکَ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ

(vi) هَا: بمعنی خُذْ (تو پکڑ) هَا الْقَلَمَ

(vii) رُوَیْدَ: بمعنی اَمْهِلْ (تو مہلت دے) ﴿اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا﴾

(viii) بَلْهَ: بمعنی دَعْ (تو چھوڑ) بَلْهَ زَیْدًا

(ix) حَیَّهَلْ: بمعنی اِیْتِ (لادے) جیسے: حَیَّهَلْ کِتَاباً

نوٹ: یہ اپنے مابعد اسم کو مفعولیت کی بناء پر نصب دیتے ہیں۔

هَلُمَّ کا نوٹ: هلم فعلِ لازم سے آتا ہے اور کبھی متعدی بھی ہوتا ہے۔اس کی گردان بھی ہوتی ہے اور اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے آخر میں ضمیر لاحق ہوتی ہے۔

جاننا چاہیئے کہ اعراب کی تین قسم ہیں۔(۱) رفع (۲) نصب (۳) جر

پھر رفع کی تین صورتیں ہیں۔(۱) ضمہ (۲) الف (۳) واؤ

جو اسماء، رفع کے طالب ہیں ان کو مرفوع کہا جاتا ہے۔

نو (۹) مقامات پر اسم، مرفوع ہوتا ہے۔

(۱) مبتدا (۲) خبر (۳) کان اور اس کے ساتھیوں کا اسم

(۴) افعال مقاربہ کا اسم (۵) حروف نفی مشابہ بلَیْسَ کا اسم (۶) لائے نفی جنس کی خبر

(۷) حروف مشبہ بالفعل کی خبر (۸) فاعل (۹) نائب فاعل

نصب کی پانچ (۵) صورتیں ہیں۔

(۱) فتحہ (۲) کسرہ (۳) الف (۴) یائے ساکن ماقبل فتحہ (۵) یائے ساکن ماقبل کسرہ

جو اسماء نصب کے طالب ہیں ان کو منصوب کہا جاتا ہے۔

چودہ (۱۴) مقامات پر اسم منصوب ہوتا ہے۔

(۱) مفعول بہ (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول فیہ (۴) مفعول لہ (۵) مفعول معہ

(۶) حال (۷) تمییز (۸) مستثنیٰ (۹) کان اور اس کے ساتھیوں کی خبر

(۱۰) حروف مشبہ بالفعل کا اسم (۱۱) حروف نفی مشابہ بلَیْسَ کی خبر

(۱۲) لائے نفی جنس کا اسم (۱۳) افعال مقاربہ کی خبر (۱۴) افعال قلوب کا اسم اور خبر

جر کی چار صورتیں ہیں: (۱) کسرہ (۲) فتحہ (۳) یائے ساکن ماقبل فتحہ (۴) یائے ساکن ماقبل کسرہ

جو اسماء جر کے طالب ہیں انہیں مجرور کہا جاتا ہے۔

دو (۲) مقامات پر اسم مجرور ہوتا ہے: (۱) مضاف الیہ (۲) مجرور بحرف جر

نوٹ: عام بول چال میں مجرور اسی اسم کو کہتے ہیں جس پر حرف جر داخل ہو۔

مرفوعات کا بیان

(۱) مبتدا

تعریف: جملہ اسمیہ کے پہلے جز کو مبتدا کہتے ہیں۔ **حالت:** یہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

عامل: اس کا عامل معنوی ہوتا ہے۔(اسم کا عامل لفظی سے خالی ہونا)

تعریف و تنکیر: یہ ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔جیسے: زَیْدٌ کَاتِبٌ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے جیسے: غُلامُ رَجُلٍ قَائِمٌ

نکرہ کو مخصوصہ بنانے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) اسم نکرہ کی اضافت اسم نکرہ کی طرف کردی جائے جیسے: غُلامُ رَجُلٍ قَائِمٌ

(۲) اسم نکرہ کی صفت بیان کی جائے جیسے: رَجُلٌ اَسْوَدُ قَائِمٌ

(۳) اسم نکرہ، دعا (بددعا) کے لئے آئے جیسے: ﴿سَلٰمٌ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ﴾

(۴) اسم نکرہ سے پہلے حرف نفی آ جائے۔جیسے: مَا رَجُلٌ فِی الدَّارِ

(۵) اسم نکرہ سے پہلے حرف استفہام آ جائے۔جیسے: هَلْ رَجُلٌ فِی الدَّارِ؟

(۶) مبتدا کو خبر سے مؤخر کیا جائے جیسے: فِی الْحَدِیْقَةِ طَاؤُسٌ

افراد و ترکیب: یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مبتدا کبھی مفرد ہوتا ہے۔جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ، مَا رَجُلٌ فِی الدَّارِ

(۲) مبتدا کبھی مرکب ناقص ہوتا ہے۔جیسے: رَجُلٌ اَسْوَدُ قَائِمٌ

نوٹ: مبتدا کبھی مرکب تام نہیں ہوسکتا۔

تقدیم: مبتدا ہمیشہ اپنی خبر پر مقدم ہوتا ہے۔مگر مندرجہ ذیل صورتوں میں تقدیم واجب ہوتی ہے۔

(۱) مبتدا ایسا کلمہ ہو جو صدر کلام کو چاہے۔جیسے: مَنْ اَبُوْکَ؟ کَمْ دِرْهَماً عِنْدَکَ؟

(۲) مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں۔جیسے: زَیْدٌ اَخُوْکَ، اَخُوْکَ زَیْدٌ

تاخیر: مندرجہ ذیل صورتوں میں (مبتدا کی) تاخیر واجب ہے۔

(۱) جب خبر ایسا کلمہ ہو جو صدر کلام کو چاہے۔ جیسے: اَیْنَ زَیْدٌ؟

(۲) مبتدا نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور۔ جیسے: عِنْدِیْ مَالٌ، فِی الدَّارِ رَجُلٌ

(۳) مبتدا میں ایسی ضمیر ہو جو خبر کی طرف لوٹے۔ جیسے: عَلٰی رَجُلٍ کِتَابُہٗ

مبتدا مفرد یا مرکب ناقص ہوتا ہے۔ اس کی پانچ صورتیں ہیں۔

(۱) جب اسم ضمیر ہو۔ جیسے: اَنَا زَیْدٌ

(۲) جب اسم ظاہر ہو۔ جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ

(۳) جب اسم مبہم ہو۔ جیسے: مَنْ اَنْتَ؟

(۴) جب اسم مصدر مؤول ہو (☆مؤول یعنی تاویلاً)۔ جیسے: ﴿اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ﴾ (روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے)

(۵) اسم کبھی مجرور بحرف جر ہوتا ہے۔ جیسے: ہَلْ مِنْ کِتَابِیْ عِنْدَکَ؟

نوٹ: یہاں 'مِن' حرف جر زائدہ ہے اور حرف نفی یا حرف استفہام کے بعد آتا ہے۔

(۲) خبر

تعریف: جملہ اسمیہ کے دوسرے جز کو خبر کہتے ہیں۔ **حالت:**۔ یہ بھی ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

عامل: اس کا عامل وہی ہے جس نے مبتدا کو رفع دیا۔

تعریف و تنکیر: خبر کبھی معرفہ ہوتی ہے۔ جیسے: زَیْدٌ اَخُوْکَ اور کبھی نکرہ ہوتی ہے۔ جیسے: زَیْدٌ کَاتِبٌ

افراد و ترکیب: یہ مندرجہ ذیل ہیں: (۱) مفرد (۲) مرکب ناقص (۳) جملہ

(۱) مفرد: خبر کبھی مفرد ہوتی ہے جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ

نوٹ:۔ جب خبر مفرد ہو تو تذکیر و تانیث اور افراد میں مبتدا کے مطابق ہوگی۔

مذکر کی مثال: زَیْدٌ قَائِمٌ مؤنث کی مثال: فَاطِمَۃُ قَائِمَۃٌ

تثنیہ کی مثال: طَلْحَۃُ وَزُبَیْرٌ صَحَابِیَانِ عَلَیْھِمَا الرِّضْوَانُ

جمع کی مثال: اَلرِّجَالُ ذَاھِبُوْنَ

جب خبر مفرد ہو تو اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) خبر جب اسم ظاہر ہو۔ جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ

(۲) خبر جب اسم ضمیر ہو۔ جیسے: اَنَا ھُوَ

(۳) خبر جب مصدر مؤول ہو۔ جیسے: اَلْخَیْرُ اَنْ تَصَدَّقَ (بہتر ہے صدقہ کرنا)

(۴) خبر جب جار مجرور یا ظرف مظروف ہو۔ جیسے: زَیْدٌ فِی الدَّارِ، اَلْبَدْرُ بَیْنَ السَّحَابِ

نوٹ: خبر جب ظرف یا جار مجرور ہو تو اس خبر کے لئے فعل یا شبہ فعل کو مقدر مانا جائے گا۔ جو اس ظرف یا جار مجرور کے لئے متعلق بنے گا۔

(۲) مرکب ناقص: خبر کبھی مرکب ناقص ہوتی ہے۔ جیسے: ھٰذَا غُلَامُ زَیْدٍ

نوٹ: مرکب ناقص کلام میں مفرد کی حیثیت رکھتا ہے۔

(۳) جملہ: خبر کبھی جملہ ہوتی ہے۔ جیسے: زَیْدٌ یَضْرِبُ بَکْرًا

نوٹ: خبر جب جملہ ہو تو اس میں ایک رابطہ ہوگا۔ جو مبتدا کے مطابق ہوگا۔

اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) خبر میں ایک ضمیر ہو جو مبتدا کی طرف لوٹے۔ جیسے: زَیْدٌ یَضْرِبُ بَکْرًا

(۲) رابطہ اسم اشارہ ہو۔ جیسے: زَیْدٌ ھٰذَا اِسْمِیْ

(۳) خبر اور مبتدا کے الفاظ ایک ہوں جیسے: ﴿اَلْحَاقَّۃُ مَا الْحَاقَّۃُ﴾ (وہ حق ہونے والی کیسی وہ حق ہونے والی)

(۴) خبر اور مبتدا کے معنی ایک ہوں جیسے: ﴿ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ (وہ اللہ ہے وہ ایک ہے)

نوٹ:۔ یہاں 'ھو' اور اسم جلالت سے ایک ہی ذات مراد ہے۔

مبتدا اور خبر میں موافقت:

درج ذیل صورتوں میں خبر کا واحد، تثنیہ، جمع، تذکیر اور تانیث میں مبتدا کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

(۱) جب خبر اسم مشتق ہو۔ جیسے: زَیْدٌ کَاتِبٌ

(۲) جب خبر اسمِ منسوب ہو۔ جیسے: اَلرَّجُلُ قَادِرِیٌّ

نوٹ: اگر مبتدا جمع مکسر ہو تو خبر واحد مؤنث بھی آ سکتی ہے۔ جیسے اَلرَّجُلُ ذَهَبَتْ

(۳) کان اور اس کے ساتھیوں کا اسم (افعال ناقصہ کا اسم)

تعریف: وہ اسم ہے جو کان اور اس کے ساتھیوں کا معمول بنے۔

حالت: کان کا اسم ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور اس کی خبر منصوب ہوتی ہے۔

عامل: افعال ناقصہ اس کے عامل ہیں۔

افعال ناقصہ کی وجہ تسمیہ:

افعال ناقصہ وہ افعال ہیں جو اپنے فاعل کے ساتھ مل کر پورا جملہ نہیں بنتے بلکہ ان کے فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔ اسی لئے ان کو افعال ناقصہ کہتے ہیں۔ دراصل افعال ناقصہ کا اسم مبتدا اور اس کی صفت خبر ہے۔

تعداد: مشہور تیرہ ہیں۔ اس کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) وہ جس سے پہلے حرف نفی نہ ہو۔ یہ سات ہیں۔

(i) کَانَ: یہ اپنی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرتا ہے۔ جیسے: کَانَ زَیْدٌ قَائِماً (زید کھڑا تھا)

(ii) صَارَ: یہ تبدیلی حالت کے لئے آتا ہے۔ جیسے: صَارَ زَیْدٌ اَمِیْراً (زید امیر ہوگیا)

(iii) اَصْبَحَ: یہ فعل جملے کے مضمون کو صبح کے وقت کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ جیسے: اَصْبَحَ زَیْدٌ ذَاهِباً (زید صبح کے وقت گیا)

(iv) اَمْسٰی: یہ فعل جملے کے مضمون کو شام کے وقت کے ساتھ ملاتا ہے۔
جیسے: اَمْسٰی زَیْدٌ رَاکِباً (زید شام کے وقت سوار ہوا)

(v) اَضْحٰی: یہ فعل جملے کے مضمون کو چاشت کے وقت کے ساتھ ملاتا ہے۔
جیسے: اَضْحٰی زَیْدٌ مُصَلِّیاً (زید نے چاشت کے وقت نماز پڑھی)

(vi) ظَلَّ: یہ فعل جملے کے مضمون کو دن کے وقت کے ساتھ ملاتا ہے۔
جیسے: ظَلَّ زَیْدٌ صَائِماً (زید نے دن کے وقت روزہ رکھا)

(vii) بَاتَ: یہ فعل جملے کے مضمون کو رات کے وقت کے ساتھ ملاتا ہے۔
جیسے: بَاتَ زَیْدٌ نَائِماً (زید رات کے وقت سویا)

(۲) وہ افعال جن سے پہلے حرف نفی ہو یہ چار ہیں۔
یہ چاروں فعل خبر کے استمراری کے لئے آتے ہیں۔ (سب کے معنی تقریباً ایک ہی ہیں)۔

(i) مَازَالَ: جیسے: مَازَالَ الْمَطَرُ غَزِیْراً (بارش موسلا دھار برستی رہی)

(ii) مَا بَرِحَ: جیسے: مَا بَرِحَ الْمَرِیْضُ مُتَوَجِّعاً (مریض ہمیشہ پیٹ کے درد میں رہا)

(iii) مَافَتِئَ: جیسے: مَافَتِئَ زَیْدٌ نَائِماً (زید سوتا رہا) (مَافَتِئَ کبھی نہ رکا)

(iv) مَا انْفَکَّ: جیسے: مَا انْفَکَّ زَیْدٌ رَاکِباً (زید سوار رہا) (مَاانْفَکَّ کبھی الگ نہ ہوا)

(۳) وہ فعل ناقص جس سے پہلے 'ما' مصدریہ ظرفیہ ہو۔ یہ ایک ہے۔ یہ فعل تعیین وقت کے لئے آتا ہے۔ یہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر ماقبل فعل یا شبہ فعل کا متعلق ہوتا ہے۔ یہ 'ما' مصدریہ کی ہے۔ نافیہ کی نہیں۔

(i) مَادَامَ: جیسے: لاَ تَقْرَءُ مَادَامَ النُّوْرُ ضَئِیْلاً (تو مت پڑھ جب کہ روشنی ہلکی ہو)

(۴) وہ فعل ناقص جو معنی نفی کے لئے وضع کیا گیا ہو یہ ایک ہے۔

(i) لَیْسَ: جیسے: لَیْسَ زَیْدٌ قَائِماً (زید کھڑا نہیں ہے)

نوٹ: کبھی لَیْسَ کی خبر پر حرف جر بھی آ جاتا ہے: ﴿اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ﴾ (کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں)

اشتقاق کے لحاظ سے افعال ناقصہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) جن سے صرف ماضی کی گردانیں آتی ہیں۔ اس کے علاوہ مضارع، امر کی گردانیں نہیں آتی جیسے: لَیْسَ، مَادَامَ

(۲) جن سے ماضی اور مضارع کی گردانیں آتی ہیں۔ جیسے: مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَافَتِئَ، مَاانْفَکَّ

(۳) جن سے ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں آتی ہیں۔ جیسے: کَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسَ، اَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ

افعال ناقصہ کی خبر کے احکام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) افعال ناقصہ کی خبر کو تمام افعال ناقصہ کے اسماء پر مقدم کیا جا سکتا ہے۔ جیسے: کَانَ قَائِماً زَیْدٌ

(۲) جن کے شروع میں لفظ 'ما' نہیں ان کی خبر کو فعل پر مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے: قَائِماً کَانَ زَیْدٌ

(۳) جن کے شروع میں لفظ 'ما' ہے ان کی خبر کو فعل پر مقدم کرنا جائز نہیں۔
(۴) لَیْسَ میں اختلاف ہے۔

(۴) افعال مقاربہ کا اسم

تعریف: وہ اسم ہے جو افعال مقاربہ کا معمول بنے۔
حالت: افعال مقاربہ کا اسم ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور اس کی خبر محل نصب میں ہوتی ہے۔
عامل: افعال مقاربہ اس کے عامل ہیں۔
نوٹ: افعال مقاربہ کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔ وہ محلاً منصوب ہوتی ہے۔

افعال مقاربہ کی وجہ تسمیہ:

یہ افعال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ہماری خبر قریبی زمانے میں واقع ہوتی ہے۔
معنی کے اعتبار سے افعال مقاربہ کی تقسیم: اس کی تین اقسام ہیں۔
(۱) افعال قرب: کچھ افعال ایسے ہیں جو وقوع خبر کی قربت پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ تین ہیں۔
(i) کَادَ: جیسے: کَادَ اللِّصُّ یَھْرِبُ (قریب ہے کہ چور بھاگے)
(ii) کَرُبَ: جیسے: کَرُبَتِ الشَّمْسُ تَغِیْبُ (قریب ہے کہ سورج غائب ہو جائے)
(iii) اَوْشَکَ: جیسے: اَوْشَکَ زَیْدٌ یَاْتِیْ (قریب ہے کہ زید آئے)
(۲) افعال رَجاء: کچھ افعال ایسے ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ ان کی خبر واقع ہونے کی امید ہے۔ یہ تین ہیں:
(i) عَسٰی: جیسے: ﴿عَسَی اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ﴾
(ii) حَرٰی: جیسے: حَرَی الْغَائِبُ اَنْ یَّحْضِرَ (امید ہے کہ غائب حاضر ہو جائے گا)
(iii) اِخْلَوْلَقَ: جیسے: اِخْلَوْلَقَ الْھَوَاءُ اَنْ یَّعْتَدِلَ (امید ہے ہوا معتدل رہنے کی)
(۳) افعال شروع: کچھ افعال ایسے ہیں جو کسی عمل کے شروع ہونے پر دلالت کرتے ہیں یہ تین ہیں۔
(i) طَفِقَ: جیسے: طَفِقَ الْجَیْشُ یَتَحَرَّکُ (لشکر حرکت کرنے لگا)

(ii) جَعَلَ: جیسے: جَعَلَ الرَّعْدُ یَقْصِفُ (بجلی چمکنے لگی)
(iii) اَخَذَ: جیسے: اَخَذَ الْمَطَرُ یَنْزِلَ (بارش نے برسنا شروع کیا)
خبر کے لحاظ سے افعال مقاربہ میں فرق مندرجہ ذیل ہے۔
(i) بعض افعال ایسے ہیں جن کی خبر میں فعل مضارع سے پہلے اَنْ کا لانا ضروری ہے۔ جیسے: حَرٰی، اِخْلَوْلَقَ
(ii) بعض افعال ایسے ہیں جن کی خبر میں فعل مضارع سے پہلے اَنْ داخل نہیں ہوتا جیسے: طَفِقَ، جَعَلَ، اَخَذَ
(iii) بعض افعال ایسے ہیں جن کی خبر میں فعل مضارع سے پہلے اَنْ کا آنا یا نہ آنا دونوں ممکن ہے۔ جیسے: عَسٰی، کَادَ، کَرُبَ، اَوْشَکَ
نوٹ: کَادَ اور اَوْشَکَ ان دونوں افعال سے ماضی اور مضارع کا صیغہ بھی آتا ہے اور ان کے علاوہ صرف ماضی کی گردان آتی ہے۔

افعال مقاربہ اور افعال ناقصہ کا فرق

افعال مقاربہ	افعال ناقصہ
(۱) خبر کے زمانہ قریب میں وقوع پر دلالت کرتے ہیں	(۱) قرب خبر پر دلالت نہیں کرتے۔
(۲) ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع آتی ہے۔ سوائے عَسٰی کے	(۲) ان کی خبر اسم، فعل ماضی اور مضارع بھی آتی ہیں۔
(۳) ان کی خبر اسم سے پہلے تو آسکتی ہے لیکن خود افعال مقاربہ سے پہلے نہیں آسکتی۔	(۳) ان کی خبر اسم سے پہلے آسکتی ہے اور خود افعال ناقصہ سے پہلے بعض کی آسکتی ہے۔

(۵) حروف نفی مشابہ بلیس کا اسم

تعریف: یہ وہ اسم ہے جو حروف نفی مشابہ بلیس کا معمول ہے۔
حالت: حروف نفی مشابہ بلیس کا اسم ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور اس کی خبر منصوب ہوتی ہے۔
عامل: اس کے عامل چار ہیں۔

حروف نفی مشابہ بلیس کی وجہ تسمیہ:

یہ حروف معنی اور عمل میں 'لَیْسَ' فعل ناقص کے مطابق ہوتے ہیں اور یہ چار ہیں۔

(۱) مَا: اس کا اسم کبھی معرفہ اور کبھی نکرہ ہوتا ہے۔ جیسے: مَا زَیْدٌ قَائِماً، مَا رَجُلٌ مُنْطَلِقاً (کوئی آدمی چلنے والا نہیں)

(۲) اِنْ: اس کا اسم کبھی معرفہ اور کبھی نکرہ ہوتا ہے۔ جیسے: اِنِ الذَّھَبُ رَخِیْصاً (سونا سستا نہیں ہے) اِنْ رَجُلٌ غَائِباً (آدمی غائب نہیں ہے)

(۳) لاَ: اس کا اسم ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے۔ جیسے: لاَ رَجُلٌ قَائِماً (کوئی آدمی کھڑا نہیں)

(۴) لاتَ: اس کا اسم اور خبر ایسے اسماء پر دلالت کرتے ہیں جو وقت کے ساتھ خاص ہوں۔ اس کا اسم معرفہ محذوف ہوتا ہے۔ لاَتَ حِیْنَ مَنَاصٍ، لاَتَ وَقْتَ مَنَاصٍ

اصل عبارت یوں ہے لاَتَ الْحِیْنُ حِیْنَ مَنَاصٍ، لاَتَ الْوَقْتُ وَقْتَ مَنَاصٍ (یہ وقت بچاؤ کا نہیں ہے)

ان کے عمل کے باطل ہونے کی شرائط:

مندرجہ ذیل میں سے کوئی شرط پائی گئی تو ان کا عمل باطل ہو جائے گا یعنی اسم کو رفع اور خبر کو نصب نہیں دے گا۔

(۱) اگر لاَ کا اسم معرفہ ہو۔ لاَ زَیْدٌ قَائِمٌ

(۲) جب ان کی خبر پر اِلَّا داخل ہو جائے۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (ﷺ)

(۳) جب ان کی خبر اسم سے پہلے آ جائے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ

(۴) ان حروف کے اسم پر حرف اِنْ زائدہ آ جائے۔ مَا اِنْ اَنْتَ ذَاھِبٌ

(۶) خبر لائے نفی جنس

لائے نفی جنس کی تعریف: وہ لاَ ہوتا ہے جو کسی شے کی جنس کی نفی کرے۔

حالت: لائے نفی جنس کی خبر حالت رفع میں ہوتی ہے اور اس کا اسم منصوب ہوتا ہے۔

عامل: خبر کا عامل حرف لائے نفی جنس ہے۔

خبر لائے نفی جنس کی وجہ تسمیہ

یہ حرف اپنی خبر کے لئے اسم نکرہ کی جنس کی نفی کرتا ہے۔

اس کے اسم کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) نکرہ مفرد ہو	یہ مبنی بر فتحہ ہوگا	لاَ رَجُلَ فِی الدَّارِ
(۲) نکرہ مضاف ہو	یہ منصوب ہوگا	لاَ غُلاَمَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ
(۳) مشابہ مضاف ہو	یہ منصوب تنوین کے ساتھ ہوگا	لاَ رَاکِباً فَرَساً ذَاھِبٌ

نوٹ: مشابہ مضاف وہ اسم ہے جو مضاف کی طرح اپنے معنی کو مکمل کرنے کے لئے بعد والے اسم کا محتاج ہوتا ہے۔ جیسے: طَالِعاً جَبَلاً

اس کے عمل کے باطل ہونے کی شرائط:

مندرجہ ذیل میں سے کوئی شرط پائی گئی تو ان کا عمل باطل ہو جائے گا یعنی اسم کو نصب اور خبر کو رفع نہیں دے گا۔

(۱) اگر اس کا اسم معرفہ ہو لاَ الرَّجُلُ فِی الدَّارِ

(۲) اس کی خبر سے پہلے اِلَّا یا بَلْ آ جائے لاَ شَجَرَۃٌ اِلَّا مُثْمِرَۃٌ، لاَ زَیْدٌ بَلْ عُمَرُ

(۷) حروف مشبہ بالفعل کی خبر

تعریف: وہ خبر ہے جو ان حروف میں سے کسی کا معمول بنے۔

حالت: حروف مشبہ بالفعل کی خبر مرفوع ہوتی ہے اور اس کا اسم منصوب ہوتا ہے۔

عامل: حروف مشبہ بالفعل، اپنی خبر اور اسم کے عامل ہیں۔

نوٹ: یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔

حروف مشبہ بالفعل کی وجہ تسمیہ

یہ فعل کے ساتھ لفظی اور معنوی مشابہت رکھتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) فعل کی طرح یہ بھی ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں۔

(۲) فعل کی طرح مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں۔

(۳) فعل کی طرح ان پر بھی نون وقایہ آتا ہے۔ جیسے: اِنَّنِیْ، لَیْتَنِیْ

(۴) یہ فعل کے معنی میں آتے ہیں۔

نوٹ: نون وقایہ (بچانے والا نون)، وہ نون ہے جو فعل کو کسرہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ

حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں:

(۱) اِنَّ: یہ جملے کے مضمون کی تحقیق کے لئے آتا ہے۔ جیسے: ﴿اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

(۲) اَنَّ: یہ مصدریت مع تاکید کے لئے آتا ہے یعنی جس جملے پر داخل ہوتا ہے اس کو مصدری معنی میں لاتا ہے اور اس میں تاکید پیدا کرتا ہے۔ جیسے: بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

(۳) کَاَنَّ: یہ تشبیہ کے لئے آتا ہے۔ جیسے: کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (گویا کہ زید شیر ہے)

(۴) لٰکِنَّ: یہ استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی کلام سابق میں پیدا ہونے والے وہم کو دور کرتا ہے۔ جیسے: قَامَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًوا جَالِسٌ (زید کھڑا ہے لیکن عمرو بیٹھا ہے)

(۵) لَیْتَ: یہ تمنا کے لئے آتا ہے۔ یعنی ایسی خواہش جس کا حصول محال یا بعید احتمال جیسے: ﴿یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا﴾ (ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاؤں!)

(۶) لَعَلَّ: یہ رَجاء کے لئے آتا ہے یعنی ایسی خواہش جو ممکن الحصول ہو۔ جیسے: لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ

ان کے عمل کے باطل ہونے کی شرائط:

مندرجہ ذیل میں سے اگر کوئی شرط پائی گئی تو ان کا عمل باطل ہو جائے گا۔ یعنی اسم کو نصب اور خبر کو رفع نہیں دے گا۔

(۱) ان پر اگر 'مَا' کافہ داخل ہو جائے۔ جیسے: "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ"

(۲) ان کی خبر ان کے اسم سے پہلے نہیں آ سکتی۔ جیسے: اِنَّ قَائِمٌ زَیْدٌ

نوٹ: خبر جب جار مجرور یا ظرف مظروف ہو تو اس کے اسم سے پہلے آ سکتی ہے۔ جیسے: اِنَّ فِی الدَّارِ زَیْدًا

اِنَّ اور اَنَّ کے استعمال میں فرق

اِنَّ کے مقامات: مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) جملہ کے ابتداء میں جیسے: ﴿اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

(۲) لفظ قول اور اس کے مشتقات کے بعد جیسے: قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ. الخ

(۳) جواب قسم سے پہلے جیسے: ﴿وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ﴾ الخ

(۴) صلہ کے شروع میں جیسے: جَاءَ الرَّجُلُ الَّذِیْ اِنَّهٗ غَائِبٌ

(۵) حرف تنبیہ کے بعد جیسے: ﴿اَلاَ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لاَ خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلاَ هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾

(۶) حال سے پہلے (حال جب جملہ ہو) جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَاِنَّهٗ رَاکِبٌ

(۷) عَلِمَ اور شَهِدَ کے بعد (جب ان کی خبر پر لام مفتوحہ ہو) جیسے: وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ، وَاللّٰہُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ

اَنَّ کے مقامات: مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) عَلِمَ اور شَهِدَ کے بعد جب خبر پر لام مفتوحہ نہ ہو۔

عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ الخ شَهِدَ اللّٰہُ اَنَّهٗ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ

(۲) جب جملہ فاعل بنے۔ جیسے: سَرَّنِیْ اَنَّ التَّاجِرَ رَابِحٌ (مجھے تاجر کے نفع بخش ہونے خوش کیا)

(۳) جب جملہ مفعول بہ بنے۔ جیسے: اَخْبَرَ الرَّسُوْلُ اَنَّ اللّٰہَ وَاحِدٌ (خبر دی رسول ﷺ نے کہ اللہ ایک ہے)

(۴) جب جملہ نائب فاعل بنے جیسے: اُعْلِنَ اَنَّ التَّاجِرَ فَائِزٌ (اعلان کیا گیا کہ تاجر کامیاب ہے)

(۵) جب حرف جر کے بعد آئے۔ جیسے: اَعْطَیْتُهٗ لِاَنَّهٗ فَقِیْرٌ (میں نے اسے دیا اس لئے کہ وہ فقیر ہے)

(۶) جب مضاف الیہ بن رہا ہو۔ جیسے: جَلَسْتُ قَبْلَ اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلَعُ (میں بیٹھا قبل اس کے کہ سورج طلوع ہو)

(۷) لَوْ کے بعد جیسے: ﴿لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُوْکَ﴾ الخ (اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں)

(۸) فاعل

تعریف: وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو۔

فعل یا شبہ فعل کی نسبت اس اسم کی طرف بطور صدور یا بطور قیام ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ، مَاتَ زَیْدٌ

حالت: یہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ عامل: فاعل کا عامل فعل ہے۔

نوٹ: فاعل ہمیشہ فعل کے بعد آتا ہے۔

اقسام: فاعل کی دو اقسام ہیں۔(۱)اسم ظاہر (۲)اسم ضمیر

(۱)اسم ظاہر: فعل یا شبہ فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو۔ ضمیر نہ ہو۔ تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

(i) کبھی مفرد ہوتا ہے۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ

(ii) کبھی مرکب ناقص ہوتا ہے۔ جیسے: جَاءَ غُلَامُ زَیْدٍ

(iii) کبھی جملہ ہوتا ہے۔ جیسے: بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

نوٹ: جب فاعل اسم ظاہر ہو تو تذکیر و تانیث میں فعل یا شبہ فعل کے مطابق ہوگا اور افراد میں مطابقت نہیں ہوگی۔

جیسے: قَامَ رَجُلٌ قَامَ رَجُلَانِ قَامَ رِجَالٌ

(۲)اسم ضمیر: فاعل اسم ظاہر نہ ہو بلکہ ضمیر مرفوع متصل ہو۔ اس کی دو صورتیں ہیں: (i) ضمیر بارز (ii) ضمیر مستتر

(i) ضمیر بارز: کبھی فاعل ضمیر بارز ہوتا ہے۔ جیسے: فَعَلْتُ، ضَرَبْتُ (اس میں تُ ضمیر بارز فاعل ہے)

(ii) ضمیر مستتر: کبھی فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے۔ جیسے: زَیْدٌ قَامَ (قَامَ فعل میں ھُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل ہے)

نوٹ: ان صورتوں میں فاعل، افراد اور تذکیر و تانیث میں فعل کے مطابق ہوگا۔

جیسے: زَیْدٌ قَامَ، زَیْدَانِ قَامَا، زَیْدُوْنَ قَامُوْا

فاعل کی تقدیم و تاخیر:

اصل یہ ہے کہ فاعل مفعول سے پہلے ہو لیکن بعض اوقات مفعول بہ پہلے آ سکتا ہے۔ مگر درج ذیل صورتوں میں فاعل کی تقدیم واجب ہے۔

(۱)جب فاعل اور مفعول کے درمیان التباس ہو۔ جیسے: ضَرَبَ مُوْسٰی عِیْسٰی

(۲)جب فاعل ضمیر متصل ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُ زَیْدًا

(۳)جب مفعول 'اِلَّا' کے بعد ہو۔ جیسے: مَا ضَرَبَ زَیْدٌ اِلَّا بَکْرًا

(۹) نائب فاعل (مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ)

تعریف: وہ اسم مرفوع ہے جس کو فاعل کی جگہ رکھا جائے اور فعل مجہول اس کی طرف منسوب کیا جائے۔

حالت: یہ حالت رفع میں ہوتا ہے۔ عامل: اس کا عامل فعل مجہول ہے۔

فعل مجہول کی وجہ تسمیہ:

اسے فعل مجہول اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں فاعل کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

(۱)فاعل کا علم ہی نہیں ہوتا جیسے: سُرِقَ الْمَالُ (مال چوری ہوگیا)

(۲)فاعل کے خوف کے سبب سے جیسے: قُتِلَ زَیْدٌ (زید قتل کیا گیا)

(۳)فاعل کی شہرت کے سبب سے جیسے: خُلِقَ الْاِنْسَانُ (انسان پیدا کیا گیا)

(۴)جس کا مفعول بہ معروف ہو جیسے: قُرِئَ الْقُرْاٰنُ (قرآن پڑھا گیا)

نائب فاعل مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں۔

(۱)مفعول بہ ہو جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ (زید پیٹا گیا)

(۲)مصدر ہو جیسے: قِیْلَ قَوْلٌ جَمِیْلٌ (اچھی بات کہی گئی)

(۳)جار مجرور ہو جیسے: مُرَّ بِهٖ (اس کے پاس سے گزرا گیا)

(۴)ظرف ہو جیسے: صِیْمَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ (جمع کے روز روزہ رکھا گیا)

نائب فاعل کی صورتیں مندرجہ ذیل ہو سکتی ہیں:

(۱)اسم صریح ہوگا جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ (زید پیٹا گیا)

(۲)مصدر ہوگا۔ جیسے: قِیْلَ قَوْلٌ جَمِیْلٌ (اچھی بات کہی گئی)

(۳)مصدر مؤول ہوگا جیسے: عُلِمَ اَنَّکَ مُسَافِرٌ (جانا گیا کہ تم مسافر ہو)

(۴)ضمیر متصل ہوگی جیسے: ضُرِبْتُ (میں پیٹا گیا)

(۵)جملہ ہوگا جیسے: قِیْلَ زَیْدٌ قَائِمٌ (کہا گیا کہ زید کھڑا ہے)

منصوبات کا بیان

(۱) مفعول بہ

تعریف: وہ اسم منصوب لفظاً یا محلاً ہوتا ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔

حالت: یہ منصوب ہوتا ہے۔ **عامل:** فعل تامّ متعدی اس کا عامل ہے۔

نوٹ: فعل کے متعدد مفعول بھی ہو سکتے ہیں۔

مفعول بہ کی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) اسم صریح ہوتا ہے۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرواً (زید نے مارا عمرو کو)

(۲) ضمیر (منصوب) متصل ہو۔ جیسے: زَیْدٌ ضَرَبَنِیْ (زید نے مجھے مارا)

(۳) ضمیر (منصوب) منفصل ہو۔ جیسے: ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ﴾

(۴) مصدر مؤول ہو۔ جیسے: اَحَبَّ اَنْ اَضْرِبَ (میں مارنا پسند کرتا ہوں)

(۵) جملہ ہو جیسے: قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ (الخ)

مفعول بہ کی تقدیم و تاخیر:

مفعول بہ ہمیشہ فاعل کے بعد آتا ہے مگر مندرجہ ذیل صورتوں میں مفعول بہ ہمیشہ مقدم ہوگا۔

(۱) جب فاعل میں ضمیر، مفعول بہ کی طرف لوٹے۔

جیسے: اَکْرَمَ الْاُسْتَاذَ تِلْمِیْذُهٗ (تعظیم کی استاد کی اس کے شاگرد نے)

(۲) مفعول بہ جب ضمیر (منصوب) متصل ہو۔ جیسے: اَکْرَمَنِی الْاَمِیْرُ (امیر نے میری تعظیم کی)

(۳) مفعول بہ ایسا کلمہ ہو جو ابتدائے کلام کو چاہے۔

جیسے: کَمْ کِتَاباً قَرَأْتَ؟ (تو نے کتنی کتابیں پڑھیں) مَا اشْتَرَیْتَ؟ (تو نے کیا خریدا؟)

(۲) مفعول مطلق

تعریف: وہ مصدر ہے جو فعلِ مذکور کے ہم معنی ہو۔

حالت: یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ **عامل:** فعل تامّ اس کا عامل ہے۔

مفعول مطلق کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں:

(۱) **تاکید:** مفعول مطلق، تاکید کے لئے لایا جاتا ہے۔ جیسے: ﴿کَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْماً﴾

(۲) **نوعیت:** مفعول مطلق نوعیت بیان کرنے کے لئے لایا جاتا ہے اور فِعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے:

جَلَسَ التِّلْمِیْذُ جِلْسَةَ الْقَارِیْ

(۳) **تعداد:** مفعول مطلق تعداد بیان کرنے کے لئے لایا جاتا ہے اور فَعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے:

اَکَلْتُ اَکْلَةً (میں نے کھایا ایک مرتبہ)

اَلْمَفْعِلُ لِلْمَوْضِعِ، وَالْمِفْعَلُ لِلْاٰلَةِ

وَالْفَعْلَةُ لِلْمَرَّةِ، وَالْفِعْلَةُ لِلْحَالَةِ

مفعول مطلق کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

(۱) یہ اپنے فعل کا ہم لفظ یا ہم معنی لفظ ہوتا ہے۔

(۲) مصدر ہوتا ہے۔

(۳) بعض اوقات مفعول مطلق کو حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کی جگہ اس کے نائب کو رکھا جاتا ہے۔

نائب مفعول مطلق: اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(i) **مرادف:** مفعول مطلق فعل کے ہم لفظ نہ ہو لیکن معنی میں برابر ہو جیسے: فَرِحَ زَیْدٌ جَذْلاً

(ii) **صفت:** مفعولِ مطلق کو حذف کر لیا جائے اور اس کی صفت بیان کی جائے۔ جیسے: جَلَسْتُ حَسَناً اصل میں جَلَسْتُ جَلْساً حَسَناً تھا۔

(iii) **عدد:** مفعولِ مطلق کو حذف کر لیا جائے اور اس کی جگہ ایسا اسم بیان کیا جائے جو عدد پر دلالت کرے۔ جیسے: ضَرَبْتُ زَیْداً مَرَّةً

(iv) **کُلّ اور بَعْض:** مفعول مطلق کو ذکر کیا جائے اور اس سے پہلے 'کل' یا 'بعض' کو لایا جائے۔ اس صورت میں 'کل' اور 'بعض' کے اعراب مفعول مطلق کی طرح ہوں گے۔ جیسے: اَکَلْتُ بَعْضَ الْاَکْلِ، سَافَرْتُ کُلَّ الْمُسَافَرَةِ

نوٹ:'کل' اور'بعض' مضاف ہوتے ہیں اور ان کا اعراب اور محل وہی ہوتا ہے جو ان کے مضاف الیہ کا ہوتا ہے۔

جیسے: فاعل کی مثال: جَاءَ کُلُّ قَوْمٍ (آئی پوری قوم)

مفعول (بہ) کی مثال: اَکَلْتُ کُلَّ رَغِیْفٍ (میں نے پوری روٹی کھائی)

(۳) مفعول فیہ

تعریف: وہ اسم ہے جو ایسے زمان اور مکان کو بتائے جس میں فعل واقع ہو۔

حالت: یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ **عامل:** اس کا عامل فعل ہے۔

مفعول فیہ کی اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکاں

(۱) **ظرف زماں:** وہ اسم ہے جو اس وقت پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو ظرف زماں کی دو قسمیں ہیں۔

(i) **ظرف زماں غیر محدود:** وہ اسم ہے جو غیر محدود زمانے کو بتائے۔ جیسے: دَھْرٌ، حِیْنٌ، وَقْتٌ، اَبَدٌ

(ii) **ظرف زماں محدود:** وہ اسم ہے جو محدود زمانے کو بتائے۔ جیسے: یَوْمٌ، شَھْرٌ، لَیْلٌ، نَھَارٌ، اُسْبُوْعٌ، عَامٌ، حَوْلٌ

نوٹ: (۱) ظرف زماں غیر محدود اور محدود، دونوں حرف جر فِــیْ کے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوں گے۔ جیسے: صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

نوٹ: (۲) اگر وہاں حرف جر'فی' پوشیدہ نہ ہو تو ظرف کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا۔ جیسے: جَاءَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ

(۲) **ظرف مکان:** وہ اسم ہے جو اس جگہ پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو ظرف مکان کی دو قسمیں ہیں۔

(i) **ظرف مکاں غیر محدود:** وہ اسم ہے جو غیر محدود جگہ پر دلالت کرے جیسے: خَلْفُ، اَمَامُ، فَوْقُ، تَحْتُ

(ii) **ظرف مکاں محدود:** وہ اسم ہے جو محدود جگہ پر دلالت کرے جیسے: دَارٌ، حَانُوْتٌ، مَسْجِدٌ

نوٹ: ظرف مکان غیر محدود میں'فی' کا حذف کرنا ضروری ہے، مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے۔ جیسے: وَقَفْتُ اَمَامَ الْمَسْجِدِ

نوٹ: ظرف مکان محدود میں'فی' کا ذکر کرنا واجب ہے۔ جیسے: جَلَسْتُ فِی الْمَسْجِدِ

نوٹ: اگر ظرف مکان محدود'فعلِ دَخَلَ' یا اس کے مشتقات کے بعد آئے تو'فِیْ' کا محذوف رکھنا یا ظاہر کرنا دونوں جائز ہے۔ محذوف کی مثال: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ظاہر کی مثال: دَخَلْتُ فِی الْمَسْجِدِ

استعمال کے لحاظ سے ظرف کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) **ظرف متصرف:** وہ ظرف ہوتا ہے جو ظرف (مفعول فیہ) بھی استعمال ہو اور غیر ظرف بھی۔ یعنی فاعل، مبتدا وغیرہ جیسے: شَھْرٌ، یَوْمٌ، عَامٌ

(۲) **ظرف غیر متصرف:** وہ ظرف ہوتا ہے جو مفعول فیہ کے علاوہ کچھ نہ بن سکے یہ دو طرح کے ہیں۔

(i) بعض ان میں مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصب ہوتے ہیں۔ جیسے: اِذَا، اَیَّانَ، قَطُّ، عَوْضُ

(ii) بعض ان میں سے کبھی مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب اور کبھی حرف جر ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتے ہیں۔ جیسے: فَوْقُ، بَعْدُ، قَبْلُ، تَحْتُ

نوٹ: مفعول فیہ کا عامل چار مقامات پر محذوف ہوگا۔

(۱) جب خبر ظرف ہو جیسے: زَیْدٌ فِی الدَّارِ

(۲) جب صلہ ظرف ہو۔ جیسے: قَطَفْتُ الْاَزْھَارَ الَّتِیْ فِی الْحَدِیْقَةِ

(۳) جب صفت ظرف ہو۔ جیسے: رَاَیْتُ رَجُلاً فِی الدَّارِ

(۴) جب حال ظرف ہو۔ جیسے: طَلَعَ الْبَدْرُ بَیْنَ السَّحَابِ

(۴) مفعول لہ

تعریف: وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کا سبب بنے۔

حالت: یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ **عامل:** اس کا عامل فعل ہے۔

نوٹ: اس میں'لام' (حرف جر) مقدر ہوتا ہے۔

نوٹ: اس کے دو نام اور ہیں۔ (i) مَفْعُوْل لِاَجْلِهٖ (ii) مَفْعُوْل مِنْ اَجْلِهٖ

نوٹ: مفعول لہ پر نصب پڑھیں تو اسے صریح کہتے ہیں اور اگر مفعول لہ پر جر پڑھیں تو اسے غیر صریح کہتے ہیں۔

جیسے: ﴿یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَھُمْ فِیْ اٰذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ الخ

نوٹ: دراصل مفعول لہ کسی سوال کے جواب میں لایا جاتا ہے۔

جیسے: کسی نے سوال کیا لِمَ قُمْتَ؟............... قُمْتُ اِحْتِرَاماً

(۵) مفعول معہ

تعریف: وہ اسم ہے جو 'واؤ' بمعنی مع (ساتھ) کے بعد آئے۔

حالت: یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ (واؤ مصاحبت کی وجہ سے)   **عامل:** اس کا عامل فعل ہے۔

جاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی آئی لحافوں کے ساتھ)

نوٹ: 'واؤ' کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

(۱) واؤ جار: جیسے: وَالْعَصْرِ

(۲) واؤ عاطفہ: جیسے: جاءَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ

(۳) واؤ حالیہ: جیسے: کُنْتُ نَبِیّاً وَادَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

(۴) واؤ مصاحبت: جیسے: کَفٰکَ وَزَیْداً دِرْھَمٌ (تجھ کو اور زید کو درہم کافی ہے)

(۶) حال

تعریف: وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت یا ہیئت بیان کرے۔

حالت: یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے یا محل نصب میں ہوتا ہے۔   **عامل:** اس کا عامل فعل ہے۔

فاعل کی مثال: جاءَ زَیْدٌ رَاکِباً (آیا زید اس حالت میں کہ وہ سوار تھا)

مفعول بہ کی مثال: ضَرَبْتُ زَیْداً مَشْدُوْداً (میں نے زید کو اس حالت میں مارا کہ وہ بندھا ہوا تھا)

دونوں کی مثال: لَقِیْتُ زَیْداً رَاکِبَیْنِ (میں نے ملاقات کی زید سے اس حالت میں کہ دونوں سوار تھے)

ذوالحال: حال جس کے لئے حالت بیان کرے اسے 'ذوالحال' یا 'صاحب حال' کہتے ہیں۔

حال کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) حال کبھی مفرد ہوتا ہے۔ جیسے: جاءَ زَیْدٌ رَاکِباً

(۲) حال کبھی جملہ ہوتا ہے۔ اس کی چار صورتیں ہیں۔

(i) حال کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی﴾

(ii) حال کبھی جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

(الف) حال اگر فعل مضارع ہو۔ جیسے: یَجِیْءُ زَیْدٌ یَرْکَبُ (آتا ہے زید اس حالت میں کہ وہ سوار ہے)

(ب) حال اگر فعل ماضی ہو تو اس صورت میں فعل ماضی پر 'قَدْ' کا لانا ضروری ہے۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ قَدْ خَرَجَ غُلَامُہٗ (زید آیا اس حالت میں کہ اس کا غلام نکلا)

(iii) حال کبھی جملہ ظرفیہ ہوتا ہے۔ جیسے: طَلَعَ الْبَدْرُ بَیْنَ السَّحَابِ (چاند نکلا اس حالت میں کہ بادلوں کے درمیان تھا)

(iv) حال کبھی جار مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: لَقِیْتُ الْاُسْتَاذَ فِی الْمَدْرَسَۃِ

نوٹ: حال جب جملہ ہو تو اس کے اور ذوالحال کے درمیان رابطہ ہونا چاہئے۔ خواہ یہ رابطہ واؤ کے ساتھ ہو یا ضمیر کے ساتھ یا دونوں کے ساتھ۔

حال کے احکام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حال مشتق ہوتا ہے۔ جیسے: جاءَ زَیْدٌ رَاکِباً

نوٹ: اگر حال اسم جامد ہو تو تاویلاً مشتق ہوگا۔ جیسے: کَرَّ عَلِیٌّ اَسَداً اصل میں کَرَّ عَلِیٌّ شَجِیْعاً تھا۔

(۲) حال ہمیشہ اسم نکرہ ہوتا ہے۔

(۳) ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ اگر نکرہ ہو تو حال کے بعد آتا ہے۔ جیسے: جاءَ رَاکِباً رَجُلٌ

نوٹ: ایک ذوالحال سے کئی حال بھی واقع ہو سکتے ہیں۔ جیسے: جاءَ زَیْدٌ رَاکِباً مَشْدُوْداً (آیا زید اس حال میں کہ وہ سوار تھا بندھا ہوا)

نوٹ: کبھی کبھی ذوالحال اور حال متعدد ہوتے ہیں۔ جیسے: جاءَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ رَاکِبَیْنِ وَجَائِعَیْنِ

نوٹ: درمیانِ کلام میں اسم نکرہ کے بعد اسم نکرہ آئے تو وہ صفت ہوگا۔ جیسے: رَاَیْتُ رَجُلاً رَاکِباً

اور اگر اسم معرفہ کے بعد اسم نکرہ آئے تو حال ہوگا۔ جیسے: ضَرَبْتُ زَیْداً رَاکِباً

(۷) تمییز

تعریف: وہ اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم ذات یا نسبت کے بعد آئے اور اس کے ابہام کو دور کرے۔

حالت: یہ منصوب ہوتی ہے۔ **عامل:** اس کا عامل اسم نکرہ ہے۔

نوٹ: جس سے ابہام کو دور کیا جائے اسے 'ممیَّز' اور ابہام دور کرنے والے کو 'ممیِّز' اور 'تمییز' کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تمییز مفرد (۲) تمییز نسبت

(۱) تمییز مفرد: وہ تمییز ہے جو اسم نکرہ کے بعد آئے اور اس کے ابہام کو دور کرے۔

نوٹ: اس کو تمییز ذات اور تمییز ملفوظ بھی کہتے ہیں۔ تمییز مفرد کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) ممیّز وزن سے ہو۔ جیسے: عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا (میرے پاس ۲/۱ سیر زیتون کا تیل ہے)

(۲) ممیّز، کیل (ماپ) سے ہو۔ جیسے: عِنْدِیْ حَفْنَةٌ شَعِیْرًا (میرے پاس ایک مٹھ جَو ہے)

(۳) ممیّز، مساحات سے ہو۔ جیسے: عِنْدِیْ شِبْرٌ اَرْضًا (میرے پاس ایک بالشت زمین ہے)

(۴) ممیّز، عدد سے ہو۔ جیسے: عِنْدِیْ خَمْسَةَ عَشَرَ کِتَابًا (میرے پاس پندرہ کتابیں ہیں)

اعراب کی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) تمییز مفرد منصوب ہوتی ہے۔

(۲) تمییز، مفرد مجرور ہوتی ہے 'مِن' کی وجہ سے۔ جیسے: عِنْدِیْ رِطْلٌ مِنْ زَیْتٍ. عِنْدِیْ حَفْنَةٌ مِنْ شَعِیْرٍ، عِنْدِیْ شِبْرٌ مِنْ اَرْضٍ

(۳) تمییز مفرد مجرور ہوتی ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے۔ جیسے: عِنْدِیْ رِطْلُ زَیْتٍ. عِنْدِیْ حَفْنَةُ شَعِیْرٍ. عِنْدِیْ شِبْرُ اَرْضٍ

(۴) تمییز مفرد کی صورت نمبر ۴ کا بیان پیچھے ص ۔۔۔۔ پر گزرا۔

(۲) تمییز نسبت: وہ تمییز ہے جس میں اسم نکرہ اپنے ماقبل جملہ کی نسبت میں موجود ابہام کو دور کرے۔

جیسے: طَابَ زَیْدٌ مَالًا (زید اچھا ہے از روئے مال کے)

نوٹ: اس کو تمییز ملحوظ بھی کہتے ہیں۔

نوٹ: تمییز نسبت ہمیشہ منصوب ہوتی ہے۔

(۸) مستثنیٰ

تعریف: وہ اسم ہے جس کو اِلَّا یا اس کے ہم معنی لفظ کے ذریعے ماقبل کے حکم سے خارج کیا جائے۔

حالت: یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ **عامل:** اس کا عامل 'اِلَّا' اور اس کے ساتھی ہیں۔

نوٹ: مستثنیٰ، وہ اسم ہے جس کو ماقبل کے حکم سے خارج کیا جائے۔ اس کو مُخْرَج بھی کہتے ہیں۔

نوٹ: مستثنیٰ منہ: وہ لفظ ہے جس سے مستثنیٰ کو خارج کیا گیا ہے اس کو مُخْرَج منہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (قوم آئی سوائے زید کے)

نوٹ: اِلَّا کے ساتھی یہ ہیں: (۱) غَیْرَ، (۲) سِوٰی، (۳) خَلَا، (۴) عَدَا، (۵) حَاشَا، (۶) لَیْسَ، (۷) لَا یَکُوْنُ، (۸) مَاعَدَا، (۹) مَاخَلَا

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) مستثنیٰ متصل (۲) مستثنیٰ منقطع

(۱) مستثنیٰ متصل: وہ مستثنیٰ ہوتا ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو۔ جیسے: جَاءَنِیَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

کلام موجب: وہ کلام ہوتا ہے جو حرف نفی، نہی، استفہام انکاری سے خالی ہو۔

یعنی کلام مثبت ہو۔ جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

کلام غیر موجب: وہ کلام ہوتا ہے جو حرف نفی، نہی، استفہام انکاری کے ساتھ ہو۔

یعنی کلام منفی ہو جیسے: مَا جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

کلام تام: جس میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ اس کو مستثنیٰ غیر مفرغ بھی کہتے ہیں۔ جیسے: جَاءَنِیَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

کلام ناقص: جس میں مستثنیٰ منہ محذوف ہو۔

اس کو مستثنیٰ مفرَّغ (جس کے لئے فارغ کر دیا گیا ہو) بھی کہتے ہیں۔ جیسے: مَا رَاَیْتُ اِلَّا زَیْدًا

مستثنیٰ متصل کے اعراب کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) منصوب: جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

(۲) عامل کے مطابق: اگر کلام ناقص ہو اور اس سے پہلے حرف نفی وغیرہ ہو تو اس صورت میں اعراب

عامل کے مطابق ہوں گے۔

فاعل کی مثال	مفعول بہ کی مثال	مجرور کی مثال
مَا جَاءَ اِلَّا زَیْدٌ	مَا رَاَیْتَ اِلَّا زَیْداً	مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ

(۳) منصوب/ بدل: کلام تام ہو اور کلام سے پہلے حرف نفی وغیرہ ہو تو منصوب اور مستثنیٰ منہ سے بدل بنانا بھی جائز ہے۔

منصوب کی مثال	بدل کی مثال
مَا جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْداً	مَا جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدٌ

(۲) مستثنیٰ منقطع: وہ مستثنیٰ ہوتا ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو۔

جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَاراً (قوم آئی سوائے گدھے کے)

اعراب: یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

(۹) کان کی خبر

کما مرّ البیان في المرفوعات ص ۳۵

(۱۰) حروف مشبہ بالفعل کا اسم

کما مرّ البیان في المرفوعات ص ۴۰

(۱۱) حروف نفی مشابہ بلیس کی خبر

کما مرّ البیان في المرفوعات ص ۳۸

(۱۲) لائے نفی جنس کا اسم

کما مرّ البیان في المرفوعات ص ۳۹

(۱۳) افعال مقاربہ کی خبر

کما مرّ البیان في المرفوعات ص ۳۷

(۱۴) افعال قلوب کا اسم اور خبر

تعریف: وہ افعال جو دو ایسے مفعولوں کا تقاضا کرتے ہوں کہ ان میں سے ایک مفعول کا حذف جائز نہ ہو۔

حالت: یہ منصوب ہوتے ہیں۔ **عامل:** یہ افعال ان دونوں کے عامل ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) افعال قلوب (۲) افعال تحویل یا تصییر

(۱) افعال قلوب کی وجہ تسمیہ: ان افعال کا تعلق دل سے ہوتا ہے اعضائے ظاہریہ سے نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کو افعال قلوب کہا جاتا ہے۔

افعال قلوب کی تین قسمیں ہیں۔

(i) لِلشَّکِّ: یہ شک کے واسطے آتے ہیں۔ یہ تین ہیں۔

(۱) **حَسِبَ:** حَسِبْتُ الْجُوْدَ خَیْراً (میں نے سخاوت کو اچھا خیال کیا)

(۲) **ظَنَّ:** ظَنَنْتُ زَیْداً عَالِماً (میں نے زید کو عالم سمجھا (گمان کیا))

(۳) **خَالَ:** خِلْتُ الدَّارَ خَالِیاً (میں نے گھر کو خالی گمان کیا)

(ii) لِلْیَقِیْنِ: یہ یقین کے واسطے آتے ہیں۔ یہ تین ہیں۔

(۱) **عَلِمَ:** عَلِمْتُ زَیْداً اَمِیْناً (میں نے زید کو امانتدار جانا)

(۲) **رَاٰی:** رَاَیْتُ اللّٰہَ اَکْبَرَ (میں نے جان لیا اللہ سب سے بڑا ہے)

(۳) **وَجَدَ:** وَجَدْتُّ زَیْداً مُجْتَھِداً (میں نے جان لیا زید محنتی ہے)

(iii) لِلشَّکِّ وَالْیَقِیْنِ: یہ شک اور یقین، دونوں کے واسطے آتا ہے۔

(۱) **زَعَمَ:** شک کی مثال: زَعَمْتُ السُّلْطَانَ شَکُوْراً (میں نے سلطان کو مہربان گمان کیا)

یقین کی مثال: زَعَمْتُ اللّٰہَ غَفُوْراً (میں نے اللہ کو بہت زیادہ مغفرت کرنے والا جان لیا)

نوٹ: یہ دو مفعولوں پر داخل ہوتے ہیں اور ان دونوں کی اصل مبتدا اور خبر ہے۔ اگر مبتدا کو ذکر کر دیا تو خبر کا ذکر کرنا واجب ہے۔

لیکن اگر عَلِمَ بمعنی عَرَفَ، رَاٰی بمعنی اَبْصَرَ،

وَجَدَ بمعنی اَصَابَ، ظَنَّ بمعنی اِتَّهَمَ میں ہوں تو صرف ایک مفعول پر داخل ہوں گے۔

جیسے:عَلِمْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو پہچان لیا)

جیسے:رَاَیْتُ جَبَلًا (میں نے پہاڑ کو دیکھا)

ان کے عمل کے باطل ہونے کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) جب یہ افعال دونوں مفعولوں سے مؤخر ہو جائیں۔ زَیْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ

(۲) جب یہ افعال دونوں مفعولوں کے درمیان آجائیں۔ زَیْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ

(۳) جب یہ افعال 'ما'، 'لا'، 'لام ابتدائیہ'، 'حروف استفہام' اور 'اِنْ نافیہ' سے پہلے ہوں۔ جیسے: ظَنَنْتُ لَزَیْدٌ قَائِمٌ

(۲) افعال تحویل یا تصییر کی وجہ تسمیہ:

وہ افعال جو چیز کو اس کی اصلی حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونے پر دلالت کریں۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) اِتَّخَذَ (ii) خَلَقَ (iii) جَعَلَ (iv) صَیَّرَ (v) تَرَکَ

اِتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا الخ

نوٹ: اس کے بھی دو مفعول آپس میں مبتدا، خبر ہوتے ہیں۔

مجرورات کا بیان

مجرور: وہ اسم ہوتا ہے جس پر کسی حرف جر کی وجہ سے جر آئے۔ اگر حرف جر لفظوں میں مذکور ہو تو اسے جار مجرور کہتے ہیں اور اگر لفظوں میں مذکور نہ ہو تو اسے مضاف اور مضاف الیہ کہتے ہیں۔

(۱) مجرور بحرف جر

تعریف: وہ اسم ہے جس پر کسی حرف جر کی وجہ سے جر آئے۔

حالت: یہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ **عامل:** اس کے عامل حروف جارہ ہیں۔

حروف جارہ کی وجہ تسمیہ: یہ حرف فعل کے معنی کو اسم تک پہنچاتے ہیں۔

تعداد: یہ کل سترہ ہیں۔

بَا، وَتَا، وَکَاف، وَلَام، وَوَاو، مُنْذُ، مُذْ، خَلَا،

رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِیْ، عَنْ، عَلٰی، حَتّٰی، اِلٰی

(۱) بَا: یہ مندرجہ ذیل معنی کے لئے آتا ہے۔

(i) **اِلْصاق:** جیسے: مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (اَلْاِلْصَاقُ: هُوَ اتِّصَاقُ الشَّیْءِ بِالشَّیْءِ اِمَّا حَقِیْقَةً اَوْ مَجَازًا)

(ii) **قسم کے لئے:** جیسے: بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا (خدا کی قسم! میں ایسا ایسا کروں گا)

(iii) **استعانت کے لئے:** جیسے: کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (میں نے قلم کی مدد سے لکھا)

(iv) **تعدیت کے لئے:** جیسے: ﴿ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ﴾ الخ

(v) **تعلیل کے لئے:** جیسے: ﴿اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ﴾ الخ

(vi) **ظرفیت کے لئے:** جیسے: جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ

(vii) **مقابلہ کے لئے:** ﴿الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی﴾

(viii) **زائدہ:** مَا زَیْدٌ بِقَائِمٍ

(۲) تَا: یہ قسم کے لئے آتا ہے اور اسم جلالت پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿تَاللّٰهِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ﴾ الخ [الانبیاء: ۵۷] (مجھے اللہ کی قسم میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا)

(۳) کَاف: یہ مندرجہ ذیل کے لئے آتا ہے۔

(i) **تشبیہ کے لئے:** جیسے: زَیْدٌ کَالْاَسَدِ

(ii) **زائدہ:** جیسے: ﴿کَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا﴾

(۴) لَام: یہ مندرجہ ذیل معنی کے لئے آتا ہے۔

(i) **تعلیل کے لئے:** جیسے: ضَرَبْتُهُ لِلتَّادِیْبِ (میں نے مارا، اس کو ادب سکھانے کے لئے)

(ii) **اختصاص کے لئے:** جیسے: اَلْمَالُ لِزَیْدٍ (مال زید کے لئے ہے)

(۵) واؤ: قسم کے لئے آتا ہے اور اسم ظاہر پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿وَالْعَصْرِ﴾

(٦)،(٧)مُنْذُ، مُذْ: زمانہ ماضی میں ابتدائے غایت کے لئے آتے ہیں۔جیسے:مَا لَقِیْتُ زَیْداً مُذْ (مُنْذُ) یَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں زید کو جمعہ کے دن سے نہیں ملا)

(٨)،(٩)،(١٠)خَلاَ، حَاشَا، عَدَا: یہ استثناء کے لئے آتے ہیں۔جیسے:جَاءَ الْقَوْمُ خَلاَ (حَاشَا/عَدَا) زَیْدٍ

(١١)رُبَّ: یہ تقلیل کا معنی دیتا ہے اور اسم نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔جیسے:رُبَّ اِشَارَةٍ اَبْلَغُ مِنْ عِبَارَةٍ (کبھی کبھی اشارہ عبارت سے بلیغ ہوتا ہے)

(١٢)مِنْ: یہ مندرجہ ذیل کے لئے آتا ہے۔

(i)ابتدائے غایت کے لئے: جیسے: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ الآیة

(ii) تبیین کے لئے: جیسے:﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ﴾ الخ

(iii) تبعیض کے لئے: جیسے: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ الآیة

(١٣)فِیْ: یہ ظرف کے لئے آتا ہے۔جیسے:﴿فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا﴾ الآیة

(١٤)عَنْ: یہ تجاوز کے لئے آتا ہے۔جیسے:"فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ"

(١٥)علی: یہ استعلاء کے لئے آتا ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

(i)استعلاء حقیقی: جیسے: ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعاً مُّتَصَدِّعاً مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ﴾[الحشر: ٢١]

(ii)استعلاء حکمی: جیسے: ﴿وَسَوَاءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ﴾

(١٦)حتّٰی: یہ ظرف مکان اور ظرف زمان کی انتہائے غایت کے لئے آتا ہے۔

ظرف مکاں: سِرْتُ الْبَلَدَ حَتَّی السُّوْقِ

ظرف زماں: نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّی الصَّبَاحِ (میں سویا پچھلی رات کو یہاں تک کہ صبح ہوئی)

(١٧)اِلٰی: یہ انتہائے غایت کے لئے آتا ہے۔جیسے: ﴿مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی﴾ الآیة

نوٹ:الی کبھی کبھی مع کے معنی میں آتا ہے۔جیسے: ﴿فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ﴾ اَیْ: مَعَ الْمَرَافِقِ (الخ)

(٢)مضاف الیہ

تعریف: وہ اسم ہے جو بتقدیر حرف جر مجرور ہو۔

حالت: یہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ **عامل:** وہ اسم نکرہ جو تنوین سے خالی ہو۔

اضافت کی دو قسمیں ہیں: (١)اضافت معنوی (٢)اضافت لفظی

(١)اضافت معنوی: وہ اضافت ہے جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو۔اس کی تین قسمیں ہیں۔

(i)اضافت لامی: مضاف، مضاف الیہ کی ملک ہو۔جیسے:غُلاَمُ زَیْدٍ

(ii)اضافت منّی: مضاف، مضاف الیہ کی جنس سے ہو۔جیسے:خَاتَمُ ذَهَبٍ، خَاتَمُ فِضَّةٍ

(iii) اضافت فیوی: مضاف الیہ، مضاف کے لئے ظرف بنے۔جیسے:ضَرْبُ الْیَوْمِ

اضافت معنویہ کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) تخفیف: اضافت معنویہ سے کلمے میں تخفیف ہوجاتی ہے۔

(ii) تعریف: جب نکرہ معرفہ کی طرف مضاف ہو تو معرفہ ہوجاتا ہے۔

(iii) تخصیص: جب نکرہ، نکرہ کی طرف مضاف ہو تو تخصیص کا فائدہ دیتا ہے۔

(٢)اضافت لفظی: وہ اضافت ہے جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔

اضافت لفظیہ کے فوائد: اس سے کلمہ میں تخفیف ہوجاتی ہے۔

نوٹ: یہ تعریف کا فائدہ نہیں دیتا اور اس پر 'الف لام' بھی داخل ہوجاتا ہے۔

صفت کے پانچ صیغے ہیں۔ان کو شبہ فعل بھی کہتے ہیں۔

(i)مصدر (ii)اسم فاعل (iii)اسم مفعول (iv)صفت مشبہ (v)اسم تفضیل

(i)مصدر: وہ اسم ہے جس سے اسماء اور افعال مشتق ہوں۔

عمل: اگر مصدر مفعول مطلق نہ ہو تو فعل والا عمل کرتا ہے یعنی مصدر فعل لازم آتا ہے تو صرف فاعل کو رفع دے

گا اور اگر مصدر متعدی کا ہے تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے گا۔

نوٹ: اگر مصدر فاعل کی طرف مضاف ہے تو فاعل لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہوگا اور اگر مصدر مفعول بہ کی طرف مضاف ہے تو مفعول بہ لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہوگا۔

جیسے: فاعل کی مثال: فَرِحْتُ ذَهَبَ زَيْدٍ (میں خوش ہوا زید کے جانے سے)

مفعول بہ کی مثال: عَجِبْتُ حِفْظَ الدَّرْسِ التِّلْمِيْذُ (تعجب میں ڈالا مجھے شاگرد کے سبق یاد کرنے نے)

نوٹ: مصدر کی جگہ پر فعل مضارع 'اَنْ' کے ساتھ لکھنا بھی جائز ہے۔ جیسے: فَرِحْتُ اَنْ يَّذْهَبَ زَيْدٌ

نوٹ: اگر مصدر کے بعد فاعل کا ذکر نہ ہو تو مصدر سے اس کی ضمیر نہیں نکالیں گے بلکہ فاعل کو محذوف مانیں گے۔

(ii) اسم فاعل: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہو۔

عمل: عمل کے لحاظ سے اس کی تین قسمیں ہیں۔

(i) اسم فاعل ماضی کے معنی میں ہو تو اس صورت میں یہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہوگا۔ جیسے: زَيْدٌ ضَارِبُ عَمْرٍو (زید نے عمرو کو مارا)

(ii) اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو اس وقت وہ نکرہ ہوگا (منوّن ہوگا) اور اس کے بعد اگر فاعل ہو تو مرفوع ہوگا اگر مفعول ہو تو منصوب ہوگا۔

فاعل کی مثال: زَيْدٌ ذَاهِبٌ غُلَامُهٗ

مفعول کی مثال: زَيْدٌ ضَارِبٌ غُلَامُهٗ بَكْرًا (زید کا غلام بکر کو مارتا ہے)

(iii) اسم فاعل معرف باللّام ہو تو اس میں زمانہ ماضی، حال اور استقبال کی کوئی قید نہیں ہوگی۔ اس کا فاعل مرفوع اور اس کا مفعول منصوب ہوگا۔ جیسے: اَلضَّارِبُ زَيْدٌ عَمْرًوا

فاعل اور اسم فاعل کا فرق

فاعل	اسم فاعل
(۱) فاعل کا مرفوع ہونا ضروری ہے۔	(۱) اسم فاعل کا مرفوع ہونا ضروری نہیں۔
(۲) فاعل کا مشتق ہونا ضروری نہیں۔	(۲) اسم فاعل کا مشتق ہونا ضروری ہے۔
(۳) فاعل سے پہلے فعل کا ہونا ضروری ہے	(۳) اسم فاعل سے پہلے فعل کا ہونا ضروری نہیں۔
(۴) فاعل عامل نہیں ہوتا۔	(۴) اسم فاعل عامل ہوتا ہے۔

(iii) اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات کو بتائے جس پر فاعل کے فعل کا اثر واقع ہو۔

نوٹ: اسم مفعول کے بعد جو اسم ہوتا ہے وہ اس کا نائب فاعل ہوتا ہے۔

عمل: عمل کے لحاظ سے اس کی تین صورتیں ہیں۔

(i) اسم مفعول، ماضی کے معنی میں ہو تو اس صورت میں اس کا نائب فاعل لفظاً مضاف الیہ ہوتا ہے۔ جیسے: زَيْدٌ مَقْطُوْعُ الْاَنْفِ (زید کا ناک کٹا ہوا تھا)

(ii) اسم مفعول، حال یا استقبال کے معنی میں ہو تو اس وقت نکرہ ہوگا (منوّن ہوگا) اس صورت میں اس کا نائب فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے: زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ (زید کے غلام کو ضرب لگائی جاتی ہے)

(iii) اسم مفعول معرف باللام ہو تو اس میں زمانے کی کوئی قید نہیں ہوگی اس صورت میں بھی اس کا نائب فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے: زَيْدٌ اَلْمَضْرُوْبُ اَبُوْهُ

(iv) صفت مشبہ

وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی بطور پائیداری کے پائے جائیں۔

عمل: اس کے استعمال کی تین صورتیں ہیں۔

(i) فاعل: صفت مشبہ کا صیغہ اپنے فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے: زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ (زید کا چہرہ بہت حسین ہے)

(ii) مفعول بہ: صفت مشبہ کا مفعول بہ نہیں ہوتا لیکن شبہ مفعول بہ ہوتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ معرفہ ہو۔ اگر نکرہ ہوگا تو اسے تمیز بنائیں گے۔

جیسے: معرفہ کی مثال: اَلْمَسْجِدُ الْفَسِيْحُ السَّاحَةَ (مسجد کا صحن بڑا ہے)

نکرہ کی مثال: اَلْبَحْرُ بَعِيْدٌ غَوْرًا (سمندر دور تک ہے از روئے گہرائی کے)

(iii) مضاف الیہ: اس کا فاعل اکثر الاوقات مضاف الیہ ہوتا ہے اور یہ خود مضاف ہوتا ہے۔ جیسے: اَلْفِيْلُ ضَخْمُ الْجُثَّةِ (ہاتھی کا جسم بہت بڑا ہے)

صفت مشبہ کے استعمال کی یہ صورت کثیر الاستعمال ہے۔

(۷) اسم تفضیل

وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی کی زیادتی دوسروں کے مقابلے میں زیادہ ہو۔

عمل: یہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور اس کا فاعل عموماً ضمیر مرفوع متصل ہوتا ہے۔

نوٹ: اسم تفضیل جس اسم کی فضیلت بیان کرے اسے 'مُفَضَّل' کہتے ہیں۔ جس پر فضیلت دی جائے اسے 'مُفَضَّل عَلَیْہِ' کہتے ہیں۔

اسم تفضیل کے استعمال کی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) 'مِنْ' کے ساتھ: اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہوتا ہے۔ جیسے: اَلْاَسَدُ اَشْجَعُ مِنَ النَّمِرِ

(۲) 'ال' کے ساتھ: اس صورت میں اسم تفضیل مبتدا کی صفت بنتا ہے اور ہر لحاظ سے موصوف سے مطابقت رکھتا ہے اور اس کے بعد مُفَضَّل عَلَیْہِ کا ذکر بھی ضروری نہیں ہوتا۔ جیسے: زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ

(۳) نکرہ کی طرف مضاف: اس صورت میں اسم تفضیل مفرد مذکر ہوتا ہے۔ جیسے: اَلْعُلَمَاءُ اَنْفَعُ رِجَالٍ (علماء، لوگوں سے زیادہ فائدہ مند ہیں)

(۴) معرفہ کی طرف مضاف: اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت مبتدا سے جوازی ہوتی ہے۔

جوازی کی مثال: عَائِشَۃُ فُضْلَی النِّسَاءِ (قیاس کے مطابق)

غیر مطابقت کی مثال: عَائِشَۃُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ (خلاف قیاس)

نوٹ: جب مفضل علیہ معین و معلوم ہو تو اس کا حذف بھی جائز ہے۔ جیسے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اصل میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ہے۔

نوٹ: اسم تفضیل کا صیغہ ہمیشہ ایسے ثلاثی مجرد سے آئے گا جس میں رنگ و عیب کا معنی نہ پایا جائے۔

توابع کا بیان

تابع: وہ لفظ ہے جس کا اعراب اسم سابق کے موافق ہو اور دونوں میں اعراب کی جہت ایک ہو۔

اقسام: اس کی پانچ اقسام ہیں:

(۱) صفت (۲) تاکید (۳) عطف بیان (۴) بدل (۵) عطف بحرف

(۱) صفت

وہ تابع ہے جو متبوع یا اس سے متعلق میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرے۔

نوٹ: اس صورت میں تابع کو صفت یا نعت اور متبوع کو موصوف یا منعوت کہتے ہیں۔

صفت اور موصوف کے درمیان مطابقت:

صفت حقیقی اپنے موصوف سے دس چیزوں میں یکسانیت رکھتی ہے۔

(۱) تذکیر (۲) تانیث (۳) واحد (۴) تثنیہ (۵) جمع (۶) معرفہ (۷) نکرہ (۸) رفع (۹) نصب (۱۰) جر

نوٹ: مندرجہ بالا دس چیزوں میں چار کا بیک وقت پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) تذکیر و تانیث (۲) افراد (واحد، تثنیہ، جمع) (۳) تعریف و تنکیر (۴) اعراب (رفع، نصب، جر)

صفت کے فوائد:

اس کو ذکر کرنے کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں:

(۱) **وضاحت:** جب صفت معرفہ ہو تو موصوف کی وضاحت کرتی ہے۔ جیسے: رَاَیْتُ الرَّجُلَ الْعَالِمَ

(۲) **تخصیص:** جب صفت نکرہ ہو تو موصوف کو تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔ جیسے: جَاءَ غُلَامٌ اَسْوَدُ

(۳) **تاکید:** صفت تاکید کا فائدہ دیتی ہے۔ جیسے: ﴿تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ﴾

(۴) **مدح:** صفت تعریف بیان کرنے کے لئے لائی جاتی ہے۔ جیسے: ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

(۵) **مذمت:** صفت برائی بیان کرنے کے لئے لائی جاتی ہے۔ جیسے: ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴾

نوٹ: ضمیر نہ صفت بنتی ہے اور نہ ہی اس کی صفت لائی جاتی ہے۔ (یعنی موصوف بھی نہیں بنتی)

(٢) تاکید

وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کو پختہ کرتا ہے۔

نوٹ: تابع کو تاکید اور متبوع کو مؤکد کہتے ہیں۔

اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں۔(ا) تاکید لفظی (٢) تاکید معنوی

(ا) تاکید لفظی: وہ تاکید ہے جس میں کسی کلمہ یا جملے کو مکرر لایا جائے۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(i) اسم ظاہر: اسم کی تکرار کی جائے۔ جیسے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ

(ii) اسم ضمیر: ضمیر کی تکرار کی جائے۔ جیسے: اُكْتُبْ اَنَا

(iii) فعل: فعل کی تکرار کی جائے۔ جیسے: جَاءَ جَاءَ زَيْدٌ

(iv) حرف: حرف کی تکرار کی جائے۔ جیسے: نَعَمْ نَعَمْ

(v) جملہ: جملہ کی تکرار کی جائے۔ جیسے: جَاءَ اَسَدٌ جَاءَ اَسَدٌ

(vi) مترادف: ہم معنی لفظ سے تکرار کی جائے جیسے: اَتٰى جَاءَ زَيْدٌ

(٢) تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جو کسی لفظ کے ذریعے بیان کی جائے اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(i) نَفْسٌ وَعَيْنٌ: یہ واحد، تثنیہ اور جمع کے صیغوں کے لئے مستعمل ہوتے ہیں۔

واحد کے لئے نَفْسٌ اور عَيْنٌ کا صیغہ آتا ہے۔

تثنیہ اور جمع کے لئے اَنْفُسٌ اور اَعْيُنٌ کا صیغہ آتا ہے اور ان کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو افراد اور تذکیر و تانیث میں مؤکَّد کے مطابق ہوتی ہے۔

جیسے: قَامَ زَيْدٌ نَفْسُهٗ، جَاءَتْ زَيْنَبُ نَفْسُهَا

(ii) كِلاَ وَ كِلْتَا: یہ تثنیہ کی تاکید کے لئے آتے ہیں اور ان کے بعد تثنیہ کی ضمیر ہوتی ہے۔

جیسے: جَاءَ رَجُلاَنِ كِلاَهُمَا، جَاءَ تِ امْرَاَتَانِ كِلْتَاهُمَا

(iii) كُلٌّ وَاَجْمَعُ: یہ واحد اور جمع کے لئے مستعمل ہیں۔ كُلٌّ میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو مؤکَّد کے

مطابق ہوتی ہے۔ اَجْمَعُ کا صیغہ مؤکد کے مطابق ہوتا ہے یعنی واحد کے لئے اَجْمَعُ اور جمع کے لئے اَجْمَعُوْنَ.

واحد: قَرَءْتُ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ

جمع: ﴿سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ﴾

نوٹ: كُلٌّ اور اَجْمَعُ، تثنیہ کی تاکید کے لئے استعمال نہیں ہوتے۔

نوٹ: اَكْتَعُ، اَبْصَعُ، اَبْتَعُ بھی تاکید کے لئے آتے ہیں مگر یہ اَجْمَعُ کے بغیر نہیں آتے۔

(٣) عطف بیان

وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی وضاحت کرے اور اس کی صفت نہ بنے اور مقصودِ نسبت بھی نہ ہو۔

نوٹ: متبوع کو مبین اور تابع کو عطف بیان کہتے ہیں۔

نوٹ: اس کے لئے شرط ہے کہ وہ متبوع سے زیادہ معروف و مشہور ہو۔

اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(i) علم کے بعد لقب ذکر کیا جائے۔ جیسے: هٰذَا عَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ (رضی اللہ عنہ)

(ii) علم کے بعد کنیت ذکر کی جائے۔ جیسے: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ (رضی اللہ عنہ)

(iii) کنیت کے بعد علم ذکر کیا جائے۔ جیسے: اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ (رضی اللہ عنہ)

(iv) صفت کے بعد موصوف ذکر کیا جائے۔ جیسے: كَلَّمَ اللّٰهُ الْكَلِيْمَ مُوْسٰى (علیہ السلام)

(٤) بدل

وہ تابع ہے جو مقصود نسبت ہو اور بدل متبوع کے عوض میں لایا جاتا ہے اور متبوع صرف تعارف اور تمہید کے لئے لایا جاتا ہے۔

نوٹ: تابع کو بدل اور متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں۔

بدل کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

(i) بدلِ کل: وہ بدل ہے جو مبدل منہ کا عین ہو۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ

(ii) بدلِ بعض: وہ بدل ہے جو مبدل منہ کا جز ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُ زَیْداً رَاْسَهٗ

(iii) بدلِ اشتمال: وہ بدل ہو جو مبدل منہ کا خارج اور مبدل منہ سے اس کا تعلق ہو۔ جیسے: اَعْجَبَنِیَ الرَّجُلُ عِلْمُهٗ

(iv) بدلِ غلط: وہ بدل ہے جو اس لئے لایا جائے کہ مبدل منہ کا غلطی سے بیان ہو جائے۔ جیسے: جَاءَ حِمَارٌ رَجُلٌ

نوٹ: بدل کل میں بدل کی مطابقت تذکیر و تانیث میں لازم ہے۔ بدل بعض اور بدل اشتمال میں ضمیر کی مطابقت لازم ہے۔ بدل غلط میں صرف اتحاد اعراب لازم ہے۔

(۵) عطف بحرف

وہ تابع ہے جو حرف عطف کے واسطے سے ہو اور متبوع اور تابع دونوں مقصود بالحکم ہوں۔

نوٹ: تابع کو معطوف اور متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں۔

نوٹ: اس کو عطفِ نَسَق بھی کہتے ہیں۔

نوٹ: عطف بحرف کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کے اور متبوع کے درمیان حروف عطف میں سے کوئی حرف ہو۔

اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(i) اسم ظاہر کا عطف اسم ظاہر پر۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو

(ii) فعل کا عطف فعل پر۔ جیسے: اِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا الخ

(iii) حرف کا عطف حرف پر۔ XXXXXXXX جیسے: یَدْخل ان ولن علی الفعل

(iv) جملہ اسمیہ کا عطف جملہ اسمیہ پر۔ جیسے: زَیْدٌ ضَارِبٌ وَعَمْرٌ مَضْرُوْبٌ

(v) جملہ فعلیہ کا عطف جملہ فعلیہ پر۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ وَذَهَبَ عَمْرٌو

(vi) اسم ضمیر کا عطف اسم ضمیر پر۔ جیسے: اَنَا وَاَنْتَ صَدِیْقَانِ

(vii) اسم ضمیر کا عطف اسم ظاہر پر۔ جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَاَنْتَ

(viii) اسم ظاہر کا عطف اسم ضمیر پر۔ جیسے: مَا جَاءَنِیْ اِلاَّ اَنْتَ وَزَیْدٌ

(ix) ایک عامل کا دو معمولوں پر عطف۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرواً وَبَکْرٌ خَالِداً

(x) ایک حرف پر دو جملوں کا عطف جیسے: فِی الدَّارِ زَیْدٌ وَالْحُجْرَةِ بَکْرٌ

(xi) ضمیر مرفوع متصل بارز اور مستتر پر عطف کے لئے اس کی تاکید ضمیر مرفوع متصل کے ساتھ ضروری ہے۔

بارز کی مثال: جِئْتُ اَنَا وَزَیْدٌ   مستتر کی مثال: ﴿اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ﴾

(xii) مشہور یہ ہے کہ اگر ضمیر مجرور کا عطف مقصود ہو تو حرف جر کا اعادہ ضروری ہے۔ جیسے: مَرَرْتُ بِکَ وَبِزَیْدٍ

تعداد: یہ دس ہیں:

وَاؤ، فَاء، ثُمَّ، حَتّٰی، اَوْ، اِمَّا، اَمْ، لاَ، بَلْ، لٰکِنْ

(۱) واؤ: یہ مطلق جمع کے لئے آتا ہے۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو

(۲) فا: یہ جمع مع ترتیب کے لئے آتا ہے لیکن اس میں تاخیر نہیں ہوتی۔ جیسے: قَامَ زَیْدٌ فَعَمْرٌو

(۳) ثُمَّ: یہ جمع مع ترتیب کے لئے آتا ہے لیکن اس میں تاخیر ہوتی ہے جیسے: خَرَجَ الشُّبَّانُ ثُمَّ الشُّیُوْخُ

(۴) حَتّٰی: یہ ترتیب و تاخیر میں ﴿ثُمَّ﴾ کی طرح ہے لیکن اس میں تاخیر کم ہے جیسے: قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّی الْمُشَاةُ

(۵) اَوْ: اس کے دو معنی ہیں۔

(i) شک کے لئے: جب جملہ خبریہ میں آئے۔ جیسے: نَقَلَ الْخَبْرَ زَیْدٌ اَوْ بَکْرٌ

(ii) تخییر کے لئے: جب جملہ انشائیہ ہو۔ جیسے: خُذْ وَرْدَةً اَوْ فَاکِهَةً

(۶) اِمَّا: یہ اس وقت حرف عطف بنتا ہے جب اس سے پہلے بھی 'اِمَّا' ہو۔ جیسے: جَاءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ وَاِمَّا عَمْرٌو

(۷) اَمْ: اس کے دو معنی ہیں۔

(i) متصلہ: یہ ہمزۂ استفہام کے بعد دو امور میں سے ایک کی تعیین کے لئے آتا ہے۔ جیسے: زَیْدٌ فِی الدَّارِ اَمْ بَکْرٌ

(ii) منقطعہ: یہ بل کا معنی دیتا ہے۔ جیسے: اِنَّ تِلْکَ الصُّوْرَةَ لِاِبِلٍ اَمْ شَاةٍ

(۸) لاَ: یہ معطوف سے حکم کی نفی کرتا ہے۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ لاَ عَمْرٌو

(۹) بَلْ: یہ کلام میں ہونے والی غلطی کو صحیح کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔ جیسے: اِشْتَرَیْتُ قَلَماً بَلْ کِتَاباً

(۱۰) لٰکِنْ: یہ کلامِ سابق میں پیدا ہونے والے وہم کو دور کرتا ہے۔ جیسے: مَا جَاءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو جَاءَ

فعل کا بیان

فعل کی تعریف: کما مر ص۴

فعل کی علامات: کما مر ص۴

فعل باعتبار زمانہ: کما مر ص۵

فعل باعتبار معروف ومجہول: کما مر ص۵

فعل باعتبار مثبت ومنفی: کما مر ص۵

فعل باعتبار معرب ومبنی: اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) فعل معرب (۲) فعل مبنی

(۱) فعل معرب: وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہے۔

(۲) فعل مبنی: وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے تبدیل نہ ہو۔

(۱) فعل معرب: فعل میں صرف فعل مضارع معرب ہے۔

اعراب کی صورتیں: اس کی تین صورتیں ہیں:

(i) مرفوع (ii) منصوب (iii) مجزوم

(i) مرفوع: فعل مضارع مرفوع اس وقت ہوتا ہے جب عامل لفظی سے خالی ہو۔ جیسے: **یَفْعَلُ، تَفْعَلُ**

(ii) منصوب: فعل مضارع منصوب اس وقت ہوتا ہے جب اس پر حروف نواصب داخل ہوں۔

نوٹ: یہ فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو نصب دیتے ہیں اور سات جگہ نون اعرابی گرا دیتے ہیں۔ جب کہ نون ضمیری میں کچھ عمل نہیں کرتے۔

حروف نواصب: یہ چار ہیں: اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ

(۱) اَنْ: یہ مضارع کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے۔ جیسے: ﴿اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ﴾

(۲) لَنْ: یہ مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کرتا ہے۔ جیسے: لَنْ یَّنْصُرَ (وہ ہرگز مدد نہیں کرے گا)

(۳) کَیْ: یہ مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اور اس کا ماقبل، مابعد کا سبب ہوتا ہے۔ جیسے:

اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں)

(۴) اِذَنْ: یہ مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کرتا ہے اور جواب اور جزا کے لئے آتا ہے۔ جیسے: اَسْلِمْ اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ (اسلام لا، تاکہ تو جنت میں داخل ہو جائے)

(iii) مجزوم: فعل مضارع مجزوم اس وقت ہوتا ہے جب اس پر کلمہ جوازم میں سے کوئی داخل ہو۔

نوٹ: یہ فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو جزم دیتے ہیں۔ سات جگہ نون اعرابی گرا دیتے ہیں۔ اگر آخر میں حروف علت میں سے کوئی حرف ہو تو گر جاتا ہے۔

جوازم دو طرح کے ہیں۔

(i) ایک فعل کو جزم دینے والے (ii) دو فعلوں کو جزم دینے والے

(i) ایک فعل کو جزم دینے والے: یہ مندرجہ ذیل ہیں:

لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی، ادواتِ طلب

(۱) لَمْ: یہ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے۔ اسے نفی جحد بلم کہتے ہیں۔ جیسے: ﴿لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ﴾

(۲) لَمَّا: یہ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے۔ یہ نفی ماضی کے تمام زمانوں کو شامل ہوتی ہے۔ جیسے: لَمَّا یَضْرِبْ

(۳) لام امر: یہ فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو زمانہ مستقبل میں کسی کام کی طلب کے معنی میں کر دیتا ہے۔

جیسے: لِیَنْصُرْ (چاہئے کہ وہ مدد کرے)

نوٹ: یہ لام، مکسور ہوتا ہے۔

نوٹ: اگر اس لام سے پہلے 'واو' یا 'فا' آ جائے تو یہ ساکن ہو جاتا ہے جیسے: فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلاً وَّلْیَبْکُوْا کَثِیْراً

(۴) لائے نہی: یہ فعل مضارع پر داخل ہو کر زمانہ مستقبل میں کسی کام کے ترک کرنے کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے: لاَ تَضْرِبْ (تو نہ مار)

(ii) دو فعلوں کو جزم دینے والے: یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اِنْ شرطیہ: یہ فعل مضارع کے دو فعلوں پر داخل ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ مستقبل کے معنی کے لئے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔

نوٹ: پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔

نوٹ: اس کے دوسرے ساتھی یہ ہیں: مَنْ، مَا، اَیٌّ، مَتٰی، اَنّٰی، مَهْمَا، اِذْمَا، اَیْنَمَا، حَیْثُمَا، کَیْفَمَا

نوٹ: ان کو کَلِمُ الْمَجَازَات کہتے ہیں۔

فعل مضارع کی جھتیں

اعراب مضارع تین ہیں: رفع، نصب، جزم

فعل مضارع کی اعراب کے لحاظ سے چار جہتیں ہیں۔

(۱) وہ صحیح جو ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو:

(یعنی وہ پانچ صیغے جن میں ضمیر مستتر ہوتی ہے یعنی یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ)

اعراب: ان کا رفع ضمہ کے ساتھ اور نصب فتحہ کے ساتھ اور جزم سکون کے ساتھ ہوتا ہے۔

جیسے: هُوَ یَضْرِبُ — لَنْ یَّضْرِبَ — لَمْ یَضْرِبْ

(۲) مفرد معتل واوی اور یائی:

تعریف: مفرد معتل واوی وہ فعل ہے جس کے لام کلمے (یعنی لام فعل) کی جگہ واؤ ہو۔ (یعنی ناقص واوی)

مفرد معتل یائی وہ فعل ہے جس کے لام کلمے (یعنی لام فعل) کی جگہ یؔ ہو۔ (یعنی ناقص یائی)

اعراب: ان کا رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جزم حذف آخر (لام) کے ساتھ ہوگا۔

جیسے: هُوَ یَغْزُوْ — لَنْ یَغْزُوَ — لَمْ یَغْزُ

هُوَ یَرْمِیْ — لَنْ یَّرْمِیَ — لَمْ یَرْمِ

(۳) مفرد معتل الفی:

تعریف: وہ فعل جس کا لام کلمہ الف ہو اور یہ الف پہلے سے الف نہیں ہوتا بلکہ واؤ یا ی کی تعلیل کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

اعراب: ان کا رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ اور جزم حذف لام کے ساتھ۔

جیسے: هُوَ یَرْضٰی — لَنْ یَّرْضٰی — لَمْ یَرْضَ

نوٹ: یَرْضٰی اصل میں یَرْضَیُ تھا 'ی' متحرک اور اس کا ماقبل مفتوح ہے۔ اس لئے اس کو الف سے بدل دیا گیا۔

نوٹ: یَرْضَ اصل میں یَرْضَیْ تھا آخر میں حرف علت 'ی' ساکن ہے۔ گرا دیا گیا۔

(۴) وہ فعل مضارع جو ضمائر بارزہ کے ساتھ ہو (خواہ صحیح ہو یا معتل):

نوٹ: یہ سات صیغے ہیں: چار تثنیہ، دو جمع مذکر (غائب و حاضر) اور ایک واحد مؤنث مخاطب

اعراب: ان کا رفع نون اعرابی کے ساتھ اور نصب اور جزم نون اعرابی کے حذف کے ساتھ۔ جیسے:

تثنیہ کی مثالیں:

هُمَا یَضْرِبَانِ / تَضْرِبَانِ — لَنْ یَّضْرِبَا/تَضْرِبَا — لَمْ یَضْرِبَا/تَضْرِبَا

هُمَا یَغْزُوَانِ/تَغْزُوَانِ — لَنْ یَّغْزُوَا/تَغْزُوَا — لَمْ یَغْزُوَا/تَغْزُوَا

هُمَا یَرْمِیَانِ/تَرْمِیَانِ — لَنْ یَرْمِیَا/تَرْمِیَا — لَمْ یَرْمِیَا/تَرْمِیَا

هُمَا یَرْضَیَانِ/تَرْضَیَانِ — لَنْ یَّرْضَیَا/تَرْضَیَا — لَمْ یَرْضَیَا/تَرْضَیَا

جمع کی مثالیں:

هُمْ یَضْرِبُوْنَ/تَضْرِبُوْنَ — لَنْ یَّضْرِبُوْا/تَضْرِبُوْا — لَمْ یَضْرِبُوْا/تَضْرِبُوْا

هُمْ یَغْزُوْنَ/تَغْزُوْنَ — لَنْ یَّغْزُوْا/تَغْزُوْا — لَمْ یَغْزُوْا/تَغْزُوْا

هُمْ یَرْمُوْنَ/تَرْمُوْنَ — لَنْ یَّرْمُوْا/تَرْمُوْا — لَمْ یَرْمُوْا/تَرْمُوْا

هُمْ یَرْضَوْنَ/تَرْضَوْنَ — لَنْ یَّرْضَوْا/تَرْضَوْا — لَمْ یَرْضَوْا/تَرْضَوْا

واحد مؤنث حاضر کی مثالیں:

اَنْتِ تَضْرِبِیْنَ — لَنْ تَضْرِبِیْ — لَمْ تَضْرِبِیْ

اَنْتِ تَغْزِیْنَ — لَنْ تَغْزِیْ — لَمْ تَغْزِیْ

اَنْتِ تَرْمِیْنَ — لَنْ تَرْمِیْ — لَمْ تَرْمِیْ

اَنْتِ تَرْضَیْنَ — لَنْ تَرْضَیْ — لَمْ تَرْضَیْ

(۲) فعل مبنی: وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے تبدیل نہ ہو۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) فعل ماضی معروف — (۲) فعل ماضی مجہول — (۳) امر حاضر معروف

(۴) جب فعل مضارع کے ساتھ نون تاکید ہو (۵) جب فعل مضارع کے ساتھ نون جمع مؤنث متصل ہو۔

مسمی فعل: ایسے کلمات جن کو فعل کہا جاتا ہے وہ تین ہیں۔

(۱) فعل اصلی (۲) فعل اسمی (۳) فعل حرفی

(۱) فعل اصلی: وہ کلمہ ہے جس کی وضع معنی فعل کے لئے ہو اور کسی مصدر سے مشتق ہو۔ جیسے: ضَرَبَ

(۲) فعل اسمی: وہ کلمہ ہے جس کی اصل وضع اسم کے لئے ہو اور فعل کے معنی میں استعمال کیا جائے۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔ (i) جامد (ii) مشتق

(i) جامد: ان کو اسمائے افعال بھی کہتے ہیں۔ کما مر

(ii) مشتق: اس کو شبہ فعل بھی کہتے ہیں۔ کما مر

(۳) فعل حرفی: وہ کلمہ ہے جس کی اصل وضع حرف کے لئے ہو اور فعل کے معنی میں استعمال کیا جائے ان کو 'حروف مشبہ بالفعل' کہتے ہیں۔ کما مرّ

فعل باعتبار ناقص و تام

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) فعل ناقص (۲) فعل تام

(۱) فعل ناقص: وہ فعل ہے جو لازم ہو اور فاعل پر تمام نہ ہو بلکہ اس کی صفت کو بھی چاہے اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) افعال ناقصہ (۲) افعال مقاربہ

(i) افعال ناقصہ: بحث پیچھے گزری

(ii) افعال مقاربہ: بحث پیچھے گزری

(۲) فعل تام: وہ فعل ہے جو لازم ہو تو فاعل کو چاہے اور متعدی ہو تو فاعل اور مفعول دونوں کو، اس کی تین قسمیں ہیں۔ (i) افعال قلوب (ii) افعال تعجب (iii) افعال مدح و ذم

(i) افعال قلوب: بحث پیچھے گزری

(ii) افعال تعجب: وہ فعل ہیں جن کی وضع اظہار تعجب کے لئے ہو۔

یہ دو ہیں: (الف) مَا اَفْعَلَهُ (ب) اَفْعِلْ بِهِ

(الف) مَا اَفْعَلَهُ: اس میں 'مَا' 'شَیْءٌ عَظِیْمٌ' کے معنی میں ہے اور 'اَفْعَلَ' فعل اکرم کے وزن پر ہے اور 'هُ' ضمیر اس کا مفعول بہ ہے۔ جیسے: مَا اَحْسَنَ زَیْدًا (زید کیا ہی حسین ہے)

(ب) اَفْعِلْ بِهِ: اس میں اَفْعِلْ باب اِفعال سے امر کا صیغہ ہے اور معنی میں صیغہ ماضی یعنی اَفْعَلَ کے ہے۔ 'ب' حرف زائد ہے۔ 'ہ' ضمیر فعل کا فاعل ہے۔ جیسے: اَحْسِنْ بِزَیْدٍ اصل میں اَحْسَنَ زَیْدٌ ہے۔

نوٹ: جس چیز پر تعجب ہو اسے 'متعجب منہ' کہتے ہیں۔

(iii) افعال مدح و ذم: وہ افعال جو کسی اچھائی یا برائی کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ یہ کل چار ہیں۔

(الف) نِعْمَ (ب) حَبَّذَا (ج) بِئْسَ (د) سَاءَ

نوٹ: 'الف' اور 'ب' مدح کے لئے اور 'ج' اور 'د' ذم کے لئے آتے ہیں۔

(الف) نِعْمَ: یہ تعریف کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید اچھا آدمی ہے)

نوٹ: اصل میں نَعِمَ ہے۔ ع کا زیر نون کو دے کر ع کو ساکن کیا گیا ہے۔

(ب) حَبَّذَا: یہ بھی مدح کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: حَبَّذَا زَیْدٌ (زید اچھا ہے)

نوٹ: 'حَبَّ' فعل ہے اور ذَا اسم اشارہ اس کا فاعل ہے۔

(ج) بِئْسَ: یہ برائی بیان کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔ جیسے: بِئْسَ الرَّجُلُ کَسِیْلٌ (سستی کرنے والا برا آدمی)

نوٹ: یہ اصل میں 'بَئِسَ' ہے ہمزہ کا زیر با کو دے کر ہمزہ کو ساکن کیا گیا ہے۔

(د) سَاءَ: یہ برائی بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: سَاءَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَیْدٌ (آدمی کا غلام زید برا ہے)

نوٹ: افعال مدح و ذم میں جو مبتدا ہوتا ہے۔ اس کو 'مخصوص بالمدح' یا 'مخصوص بالذم' کہتے ہیں۔

نوٹ: یہ اعراب میں، افراد میں اور تذکیر و تانیث میں فعل کے فاعل کے مطابق ہوتے ہیں۔ سوائے 'حَبَّذَا' میں کہ مخصوص بالمدح کا فاعل کے موافق ہونا ضروری نہیں۔

حروف کا بیان

تعریف: کما مرّ

حرف کی دو قسمیں ہیں (۱) حروف مبانی (۲) حروف معانی

(۱) حروف مبانی: وہ حروف ہیں جن کو ترتیب کی غرض کے لئے وضع کیا گیا ہو، معنی کے لئے نہیں۔ جیسے: ز، ی، د

نوٹ: ان کو 'حروف تہجی' بھی کہتے ہیں۔

(۲) حروف معانی: وہ حروف ہیں جن کو کسی نہ کسی خاص معنی پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے: اِلٰی، مِنْ، فِیْ

حرف باعتبار معرب ومبنی:

معرب: حروف میں کوئی حرف معرب نہیں ہے۔

مبنی: تمام حروف مبنی ہیں خواہ وہ معانی ہوں یا مبانی

حروف معانی کی دو قسمیں ہیں۔ (i) حروف عاملہ (ii) حروف غیر عاملہ

(i) حروف عاملہ: وہ حروف ہیں جو کلمہ یا جملہ کو رفع، نصب، جر اور جزم دیتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) حروف جر (۲) حروف مشبہ بالفعل (۳) حروف نواصب

(۴) حروف جوازم (۵) حروف نفی (۶) حروف ندا

(۷) حروف شرط (۸) حروف استثناء

(۱) حروف جر: کما مرّ ص۔۔

(۲) حروف مشبہ بالفعل: کما مرّ ص۔۔

(۳) حروف نواصب: کما مرّ ص۔۔

(۴) حروف جوازم: کما مرّ ص۔۔

(۵) حروف نفی: کما مرّ ص۔۔

(۶) حروف ندا: وہ حروف ہیں جن کے ذریعے سے کسی قریب یا بعید کو ندا کی جائے۔ یہ پانچ ہیں۔

(i) یَا، (ii) اَیَا، (iii) هَیَا، (iv) اَیْ، (v) أَ (همزه)

(i) یَا: یہ قریب وبعید کے لئے آتا ہے۔

(ii),(iii) اَیَا، هَیَا: یہ دونوں بعید کے لئے آتے ہیں۔

(iv), (v) اَیْ، أَ: یہ دونوں قریب کے لئے آتے ہیں۔

نوٹ: حروف ندا دراصل 'اَدْعُوْ' یا 'اَطْلُبُ' فعل کے قائم مقام ہیں۔ 'اَدْعُوْ' فعل کو حذف کر کے اس کی جگہ حروفِ ندا کو استعمال کیا جاتا ہے۔

نوٹ: جس کو ندا دی جائے اس کو 'منادیٰ' کہتے ہیں۔

نوٹ: منادیٰ مفعول بہ ہوتا ہے۔

منادیٰ کے اعراب کی صورتیں:

مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مفرد معرفہ ہو تو مرفوع بلا تنوین ہوگا۔ جیسے: یَا زَیْدُ

(۲) نکرہ معین ہوگا تو مرفوع بلا تنوین ہوگا۔ جیسے: یَا رَجُلُ

(۳) نکرہ غیر معین ہو تو منصوب ہوگا۔ جیسے: یَا رَجُلاً

(۴) منادیٰ مضاف ہوگا تو منصوب ہوگا۔ جیسے: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ)

(۵) جب لفظ 'رب'، 'اب'، 'ام'، 'غلام'، مضاف ہوں یائے متکلم کی طرف اور ان پر حرف ندا داخل ہو تو ان کو مندرجہ ذیل طریقوں سے پڑھنا درست ہے۔

جیسے: (i) یائے متکلم کے ساتھ.................................... یَا رَبِّیْ

(ii) 'ی' (ضمیر) پر زبر کے ساتھ.................................... یَا رَبِّیَ

(iii) 'ی' کے حذف کے ساتھ، اس کے ماقبل کسرہ کو برقرار رکھیں گے۔ یَا رَبِّ

(iv) 'ی' (ضمیر) کو حذف کر کے اس جگہ 'الف' بڑھاتے ہیں اور ماقبل فتحہ لائیں گے۔ یَا رَبَّا

نوٹ: 'اب' اور 'ام' کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ یائے متکلم کو تائے مکسور کے ساتھ بدل دیں جیسے: یَا اَبِیْ سے یَا اَبَتِ

نوٹ: 'اَللّٰھُمَّ' اصل میں 'یَا اللّٰہُ' تھا۔حرف ندا 'یا' کو میم مشدد سے بدل کر آخر میں لے گئے۔اس طرح 'اَللّٰھُمَّ' بن گیا۔

(۷) حروف شرط: یہ حروف دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں۔

(i) اِنْ: کما مر ص۔۔

(ii) لَوْ: پہلے جملے کی نفی کے سبب سے دوسرے جملے کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔

جیسے: ﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾

لَوْ جَاءَنِيْ زَيْدٌ لَاَكْرَمْتُهٗ

(iii) لَوْلَا: پہلے جملے کے اثبات کے سبب سے دوسرے جملے کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔

جیسے: لَوْ لَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا)

(iv) اَمَّا: یہ حرف شرط مجمل کی تفصیل بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔

جیسے: فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ یہ مجمل ہے۔اس کی تفصیل یوں ہے

اَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ

جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَّعَمْرٌو وَّبَكْرٌ، اَمَّا زَيْدٌ فَضَرَبْتُهٗ وَاَمَّا عَمْرٌو فَاَكْرَمْتُهٗ وَاَمَّا بَكْرٌ فَاَعْرَضْتُهٗ

نوٹ: اَمَّا کے جواب میں 'ف' کا آنا ضروری ہے۔

نوٹ: ان کے علاوہ بھی کچھ ہیں۔جیسے: اِذْمَا، لَوْمَا، لَمَّا، كُلَّمَا، اِذَا وغیرہ

نوٹ: حروف شرط کے بعد ہمیشہ فعل ہوگا۔اگر نہ ہو تو لفظاً پوشیدہ مانیں گے۔

(۸) حروف استثناء: یہ دو ہیں: (i) اِلَّا (ii) لَمَّا

(i) اِلَّا: کما مرّ

(ii) لَمَّا: یہ حرف غیر عاملہ ہے۔ جیسے: ﴿اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ [الطارق: ۸۶/۴]

(کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو (کنزالایمان))

اِنْ حرفِ نفی، کلّ نفس مبتداء، لمّا بمعنی اِلَّا حرفِ استثناء اور علیها حافظ خبر ہے۔

(ii) حروف غیر عاملہ: وہ حروف ہیں جو معنی رکھتے ہیں لیکن جملوں میں لفظی عمل نہیں کرتے۔

نوٹ: ان کو 'حروف عاطلہ' بھی کہتے ہیں۔

یہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) حروف عطف	(۲) حروف ایجاب	(۳) حروف تفسیر
(۴) حروف الردع	(۵) حروف استفہام	(۶) حروف توقع
(۷) حروف تنبیہ	(۸) حروف تحضیض وتوبیخ	(۹) حروف زیادت
(۱۰) حروف مصدریہ	(۱۱) حروف استقبال	(۱۲) تائے ساکنہ
(۱۳) تنوین	(۱۴) حروف تاکید	

(۱) حروف عطف: کما مرّ

(۲) حروف ایجاب: وہ حروف ہیں جن کے ذریعے سے کسی سوال کا جواب دیا جائے یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) نَعَمْ: یہ حرف پہلی بات کو پکا کرنے کے لئے آتا ہے۔(یہ کلام سابق کی تائید کے لئے آتا ہے خواہ وہ کلام مثبت ہو یا منفی، خبر ہو یا انشاء)

خبر کی مثال: جیسے کسی نے کہا۔ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى الْمَسْجِدِ جواب میں کہا گیا۔نَعَمْ یہ مثبت ہے۔

لَمْ يَذْهَبْ زَيْدٌ اِلَى الْمَسْجِدِ جواب: نَعَمْ (منفی کی مثال)

انشائیہ کی مثال: مثبت کی مثال۔سوال: أَ جَاءَ زَيْدٌ؟ جواب: نَعَمْ

منفی کی مثال: سوال: أَ لَمْ يَقُمْ زَيْدٌ؟ جواب: نَعَمْ

(ii) بَلٰى: یہ حرف نفی کی صورت میں سوال کے اثبات یا خبر کے جواب میں اثبات کے لئے آتا ہے۔

(جملہ منفیہ کے بعد اس کی نفی کو ختم کرنے کے لئے آتا ہے)

خبریہ کی مثال: مَا صُمْتُ اَمْسِ. جواب: بَلٰى

انشائیہ کی مثال: اَمَا حَجَجْتَ؟ جواب۔بَلٰى

(iii) اِیْ: یہ حرف، استفہام کے بعد اس کے اثبات کے لئے آتا ہے جس کے بارے میں پوچھا گیا ہو اور اس کے ساتھ قسم ضروری ہے۔جیسے: اَجَاءَ زَيْدٌ؟ اِيْ وَاللّٰهِ

(iv),(v),(vi) اَجَلْ، جَیْرِ، اِنَّ: یہ تینوں بھی نَعَمْ کی طرح استعمال ہوتے ہیں اوران کا استعمال بہت قلیل ہے۔ یہ اکثر خبر کی تصدیق کے لئے آتے ہیں۔ جیسے: کسی نے کہا: قَدْ فَازَ اَخُوْکَ فِی الْاِمْتِحَانِ (تحقیق کامیاب ہوا تیرا بھائی امتحان میں) جواب: اَجَلْ. جَیْرِ، اِنَّ

(۳) حروف تفسیر: وہ حروف ہیں جن کے ذریعے سے ماقبل کلمہ یا جملہ کی تفسیر کی جائے۔ یہ دو ہیں:

(i) اَیْ: یہ مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر کرتا ہے۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ اَیْ اَخُوْکَ. ھُوَ مَدَنِیٌّ اَیْ مَنْسُوْبٌ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ

(ii) اَنْ: یہ جملہ کی تفسیر کرتا ہے۔ ﴿نَادَیْنٰـہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ﴾ (ہم نے پکارا کہ اے ابراہیم)

(۴) حروف الردع: یہ حرف متکلم کو کلام سے روکنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ یہ ایک ہے۔

(i) کَلَّا: یہ دو طرح استعمال ہوتا ہے۔

(الف) کسی سے کہا جائے اِضْرِبْ زَیْدًا تو وہ کہے۔ کَلَّا (ہرگز نہیں) خبر یہ: فُلَانٌ یُبْغِضُکَ (فلاں تجھ سے بغض رکھتا ہے) جواب: کَلَّا

(ب) 'حَقًّا' کے معنی کے لئے: جیسے: ﴿کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (الخ) بے شک عنقریب جان لوگے۔

(۵) حروف استفہام: وہ حروف ہیں جن کے ذریعے سوال کیا جائے یہ دو ہیں۔

(i) ھمزہ: یہ دو معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۱) سوال کے لئے لایا جاتا ہے۔ جیسے: اَعِنْدَکَ قَلَمٌ؟

(۲) استفہام انکاری: اس کی دو صورتیں ہیں۔

(الف) اگر مابعد جملہ حرف نفی سے شروع ہو اور شروع میں ہمزہ استفہام ہو تو یہ اثبات کرتا ہے۔ جیسے: ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ﴾ (الخ)

(ب) اگر مابعد جملہ مثبت ہو اور شروع میں ہمزہ استفہام ہو تو جواب نفی کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا

(ii) ھَلْ: یہ استفہام کے لئے لایا جاتا ہے۔ جیسے: ھَلْ جَاءَ زَیْدٌ؟

نوٹ: ھَلْ ایسے جملوں پر نہیں آتا جس کی خبر فعلیہ ہو۔ جیسے: اَزَیْدٌ قَامَ کہہ سکتے ہیں ھَلْ زَیْدٌ قَامَ نہیں کہہ سکتے۔[1]

---

[1] شیخ رضی الدین شرح ''کافیہ'' میں فرماتے ہیں، ہمزہ اور ھل دونوں جملہ اسمیہ اور فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں مگر ہمزہ ہر جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے چاہے اس کی خبر اسم ہو یا فعل بخلاف ھل کے، کہ ھل ایسے جملہ اسمیہ پر داخل نہیں ہوتا جس کی خبر فعل ہو جیسے: ھَلْ زَیْدٌ قَامَ؟ سوائے شاذ صورت کے۔

(۶) حروف توقع: یہ ایک ہے۔ قَدْ۔ اس کے استعمال کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) ماضی: جب ماضی پر داخل ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(i) ماضی کو حال کے قریب کرتا ہے۔ جیسے: قَدْ رَکِبَ الْاَمِیْرُ (امیر ابھی سوار ہوگیا)

نوٹ: اسے 'حرف تقریب' بھی کہتے ہیں۔

(ii) وقوع سے متعلق سوال کیا جائے تو اس کے جواب میں ماضی کے ساتھ 'قَدْ' تاکید کے لئے آتا ہے۔

جیسے: کوئی پوچھے: ھَلْ قَامَ زَیْدٌ؟ جواب میں کہا جائے قَدْ قَامَ زَیْدٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)

(۲) مضارع: جب مضارع پر 'قَدْ' ہو تو اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔

(i) مضارع پر قد آئے تو تقلیل کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے: اِنَّ الْجَوَّادَ قَدْ یَبْخَلُ (بے شک سخی کبھی کنجوسی کرتا ہے)

(ii) مضارع پر 'قد' آئے تو تحقیق کا معنی دیتا ہے۔ جیسے: ﴿قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَاءِ﴾ (ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا)

(۷) حروف تنبیہ: وہ حروف ہیں کہ متکلم، جن کے ذریعے مخاطب کی غفلت دور کرتا ہے یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i),(ii) اَلَا، اَمَا: یہ دونوں جملۂ اسمیہ اور فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں۔

جیسے: ﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ الخ

اَلَا قُمْ عِنْدَ ذِکْرِ الْوِلَادَۃِ تَعْظِیْمًا (خبردار! ولادت باسعادت کے ذکر کے وقت تعظیماً کھڑا ہو)

جیسے: اَمَا لَا تَضْرِبْ

(iii) ھَا: یہ مفرد اور جملہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔

مفرد کی مثال: جیسے: ھٰذَا میں ھا

جملہ کی مثال: جیسے: ھَا زَیْدٌ قَائِمٌ (خبردار زید کھڑا ہے)

نوٹ: 'ھما'، 'یا' وغیرہ بھی حروف تنبیہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

نوٹ: منادیٰ معرف باللام کی ابتداء میں جو ھا آئے تو اس میں تنبیہ والا معنیٰ نہیں ہوگا۔ مثال:

(۸) حروف تحضیض وتوبیخ: وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو کسی کام پر ترغیب یا ملامت کی جاتی ہے۔

یہ مندرجہ ذیل ہیں: هَلاَّ، اِلَّا، لَوْلاَ، لَوْمَا

نوٹ: یہ کلام کے شروع میں آتے ہیں

اس کے استعمال کی دو صورتیں ہیں۔

(i) اگر مضارع پر داخل ہوتو ترغیب دینے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: هَلاَّ تَاْكُلُ؟ (تو کیوں نہیں کھاتا)

(ii) اگر ماضی پر داخل ہوتو اظہار ندامت اور شرمندہ کرنے کے لئے آتے ہیں۔

جیسے: هَلاَّ صَلَّيْتَ؟ (تو نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟)

(۹) **حروف زیادت**: وہ حروف ہیں جن کے حذف کرنے سے کلام کے اصل معنی میں فرق نہیں آتا۔ وہ حرف تحسین کلام وغیرہ کے لئے آتے ہیں۔ اِنْ، اَنْ، مَا، لاَ، مِنْ، ب، ل، ک

نوٹ: حروف زائدہ کا مطلب یہ ہے کہ جب کلام میں کوئی حرف لانا ہوتو ان حروف سے لاتے ہیں یہ مطلب نہیں کہ یہ ہمیشہ زائد ہوتے ہیں۔

(۱۰) **حروف مصدریہ**: وہ حروف جو اپنے مابعد سے مل کر مصدر کا معنی دیتے ہیں یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i),(ii),(iii),(iv) اَنْ، مَا، لَوْ، كَيْ: یہ سب فعل پر داخل ہوتے ہیں۔

(v) اَنَّ: یہ اسم پر داخل ہوتا ہے۔

(۱۱) **حروف استقبال**: وہ حروف جو فعل کو مستقبل کے معنی میں کر دیتے ہیں یہ مندرجہ ذیل ہیں۔ سین، سَوْفَ، لَنْ، كَيْ، اِذَنْ، اِنْ

(۱۲) **تائے ساکنہ**: یہ 'تا' فعل ماضی کے ساتھ ملی ہوتی ہے اور فاعل کے مؤنث ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

جیسے: ضَرَبَتْ هِنْدٌ

(۱۳) **تنوین**: وہ نون ساکن جو تاکید کے لئے نہ ہو اور کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہو کر پڑھا جائے۔ اس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

(i) **تنوین تمکّن**: وہ تنوین جو اسم معرب پر آئے۔ جیسے: رَجُلٌ

نوٹ: اسے 'تنوین صرف' اور 'مکنیہ' بھی کہتے ہیں۔

(ii) **تنوین تنکیر**: وہ تنوین جو کسی اسم مبنی پر اس لئے لائی جائے تاکہ وہ اس کلمہ کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے: صَهٍ (اَیْ: اُسْكُتْ سُكُوْتاً مَّا فِیْ وَقْتٍ مَّا) کسی وقت تو چپ رہا کر۔

نوٹ: صَهْ: اَیْ اُسْكُتِ السُّكُوْتَ الْاٰنَ (تو اس وقت چپ رہ)

(iii) **تنوین عوض**: وہ تنوین جو کسی جملہ، لفظ یا حرف کے عوض میں ہو۔

جیسے: قَاضٍ اصل میں قَاضِيُ ہے۔

جیسے: يَوْمَئِذٍ اصل میں يَوْمَ اِذْ كَانَ كَذَا ہے۔

جیسے: بَعْضٍ اصل میں بَعْضِ هِمْ ہے۔

(iv) **تنوین مقابلہ**: وہ تنوین جو جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں جمع مؤنث سالم کے آخر میں آتی ہے۔

جیسے: مُسْلِمُوْنَ (جمع مذکر سالم) مقابلہ مُسْلِمَاتٍ (جمع مونث سالم)

نوٹ: مندرجہ بالا چاروں قسموں کی تنوین اسم کے ساتھ خاص ہے۔

(v) **تنوین ترنّم**: وہ تنوین جو اشعار کے آخر میں آتی ہے یہ اسم فعل اور حرف میں تحسین کلام کے لئے آسکتی ہے۔

(۱۴) **حروف تاکید**: وہ حروف ہیں جو فعل کے معنی میں تاکید پیدا کرتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) **نون**: یہ ایسے فعل پر آئے گا جس میں طلب ہو اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) نون خفیفہ (جو ساکن ہوتا ہے) جیسے: لَيَفْعَلَنْ

(۲) نون ثقیلہ (جو مشدد ہو) جیسے: لَيَفْعَلَنَّ

(ii) لام مفتوح: یہ کبھی اسم پر اور کبھی فعل پر داخل ہوتا ہے۔

فعل کی مثال: لَيَفْعَلَنَّ

اسم کی مثال: اِنَّ زَيْداً لَقَائِمٌ

(iii) قد: کما مر

......☆............☆............☆............☆............☆............☆......